۱۵۱

تلخیص معلیٰ

کلب حسین خاں نادر

مطبع منشی رام سروپ

فتح گڑھ

۱۲۸۰ھ

100 yrs old

نادر، کلب حسین

تلخیص مُعلّیٰ

Talkhees-e-Mualla

لکھنؤ، مطبع منشی نول ۱۲۸۰ھ

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

این کتاب فضائل نصاب حقائق مآب تالیف و تصنیف عمدهٔ فصحا و زبدهٔ بلغا [illegible]

تلخیص معانی

بحسن سعی بسیار و عرق ریزی بیشمار کارپردازان مطبع در مطبع

منشی [illegible] واقع [illegible] طبع گردید

۱۱۱ ب 124

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مکاثر اور ثنائے متوافر اوس خالق فصاحت اور بلاغت کے
لئے زیبا ہی کہ جسنے قران مجید و فرقان حمید کو معجزہ نبی اُمی کا
ملک عرب مین نازل کیا کہ بدلیل آیہ وافی ہدایہ قل لئن اجتمعت
الانس والجن الی آخرہ تمام فصحا عاجز ہو کر ایک آیت مثل اوسکی نہ لا سکے
اور صلواۃ نا محدود اور تحیات غیر معدود اوس اشرف المرسلین کے
لئے بجا ہی کہ بمنطوق لازم الوثوق انا افصح العرب والعجم کملای شعرا

ST
K UNIVERSITY LIB.

جسکے مقابلہ مین معترف لعجز و قصور ہوئے اور درود و سلام

حضرات آیمۂ طاہرین پر ہو جو کہ کتاب نہج البلاغت اور دیوان

مرتضوی و دیگر قصاید شاہد اونکی فصاحت اور بلاغت کے

ہین اما بعد فقیر پر تقصیر خاکسار ذرہ بیمقدار المتمسک بالثقلین

کلب حسین متخلص بنادر ابن احترام الدولہ دبیر الملک

میرزا کلب علیخان بہادر ہیبت جنگ حشمہ اللہ تعالی مع السادات والاعزّ

کہ ادنی خوشہ چینیان خرمن فضل و کمال سخن سنجان ماضی و

حال سے ہی باکمال ہیچمدانی و اقرار ابجد خوانی چند سطور مختصر قلمبند

کرتا ہی درباب امور واجب الترک و مستحسن الترک روزمرہ الفاظ

و محاورات اردوے زمانہ سابق و حال و بعض دستورات

و قواعد تذکیر و تانیث و اختلاف استعمال ساکنان دیار معروف

و مشرق بلدۂ طیبہ لکہنو اور اس رسالہ کو اوپر مقدمہ اور پانچ فصلوں

اور خاتمہ کے مرتب کیا مقدمہ سبب تالیف کتاب مین پہلی فصل امور واجب الترک

و مستحسن الترک محاورات اردوئے قدیم و جدید مین دوسری فصل طریق

دریافت تذکیر و تانیث اور بعض قواعد جمع بنانے کے با دیگر فواید زواید

مین تیسری فصل اختلاف روزمرہ گفتگوی ساکنان مغرب و مشرق

لکہنو مین چوتہی فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم صرف مین

پانچوین فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم عروض و قوافی مین

خاتمہ بعض فواید زواید امور قابل ترک و اختیار محاورات و الفاظ

وغیرہ مین ترتیب دیکر یہ **تلخیص معلی** موسوم کیا کہ سنہ

تالیف اسی نام سے بحساب ابجد حاصل ہوتا ہی اور قطعہ جو مشعر تالیف

بفکر مولف موزون ہوا یہہ ہے

قطعہ

غم راہم شد چو این نادر قواعد	تو گوئی آمد در کوزہ دریا
ز تالیف جو استم تاریخ تالیف	ندا آمد کہ تلخیص معلی ۱۲۸۰ھ

فضل الٰہی سے امیدوار ہوں کہ مقبول طبایع اہل کمال ہو جو حضرات ملاحظہ فرماویں
حتی الوسع اصلاح کریں اور سہو و خطا پر معترض نہوں کہ بشر کو ایسی چارہ نہیں ہے

مقدمہ

جہان جہانبانی متعلق باسیں اور عالم عالم تشکر و سپاس دولت بہیہ انگلشیہ کو کہ کیسے کیسے
عمدہ دستور رعیت پرور کے ایجاد کئے ہیں اور بلاد و طنوں میں ہرگز مروج نہیں ہیں
ازانجملہ یہ ہے کہ تحریر معاملات سرکاری کو زبان اردو ہندوستان میں جاری فرمایا کہ جملہ اعالی
و ادانی و اکابر و اصاغر اپنے اپنے مطالب کو بخوبی دریافت کریں اور فی الواقع اوس زبان کا رواج
تحریر میں ہوتا جاتا ہے کیا زبان بادشاہ ہو یا زبان رعایا ہندوستان میں ہمیشہ زبان کا لطف
زیادہ ہے اگرچہ ایک قرن کا عرصہ گذرا جبکہ یہ خاکسار سنہ ۱۸۳۴ع میں ڈپٹی کلکٹر ضلع بجنور ہوا
کا تھا سب سے پہلے مسٹر الکزنڈر صاحب بہادر مجسٹریٹ نے انہی دنوں میں تحریر اردو جاری کی

بعد اوسکی بتدریج جملہ اضلاع مین رواج ہو گیا مگر افسوس کہ جسقدر چہتہی ہوئی
عبارت لکہی جاتی ہے وہ اکثر قواعد اردو کے خلاف اور مخصر غیر فصیح اور عکس محاورہ
زبان دانان ہوتی ہے اور فقرہ قصباتیان اور بعض چال دہقانیان لکہی ہی بشرکیرو
تانیث مین اکثر غلطی ہوتی ہے اور باوجود اسقدر اسکے الفاظ عربی فارسی کثرت سے
ہوتی ہین کہ ساکنان دیہات سمجہہ نہین سکتے اوتک کوئی کتاب بانضباط
قواعد مفید نہین لکہی گئی کہ وسے اہل تحریر کو ہدایت ہو اور غلط طرف ہون
اور اس کار بہین کار آمد مبتدیان و طالب علمان ہو سکی خاکسار نے اس رسالہ مختصر
کو مرتب کیا بایں اراد کہ اگر اردو سے فصیح کا رواج منظور ہو تو اس رسالہ پر عملدر آمد ہو
اور اگر تفہیم بعض کاشتکاران وغیرہ کا ہو تو ہماری دوسری کتاب اوسکی لئی مہیا ہے
موسومہ سہ ربانہ کہ جسمین ایک لفظ بہی عربی او فارسی کا نہین ہے زبان جو
اہل دیہات مین مستعمل ہے امید ہی کہتا ہون کہ جب یہہ رسالہ نظر کیمیا اثر

مشید غبار نصفت موید قواعد عدالت انجم سپاہ فلک بارگاہ قمر رکاب

آسمان جناب مہر سپہر فیض رسانی سپہر مہر عدالت نوشیروانی غربا پرور

دادگستر عاجز نواز دشمن گداز عطارد رقم مریخ حشم حامی دادہی و

انصاف ماحیٔ ظلم و اعتساف کثیر الرماد طویل النجاد گوہر

بحر عطا منبع جود و سخا عمدۂ رؤسا کرام قدوۂ

امرای عظام نجم درخشندۂ اوج دولت و اقبال

دُر ازرنگ محیط حشمت و اجلال خورشید برج سروری

ماہ اوج غربا پروری یکہ تازِ میدان شجاعت و

دلیری فارس مضمار پردلی و شیری صاحب السیف

و القلم اہل جود و ہمم مقنن قوانین انصاف گستری

موجد آئین رعیت پروری نایب السلطنت مشیر

دولت امیر کبیر وزیر با تدبیر جناب رایٹ
آنریبل سر جان لیرڈ میر لارنس
بارونٹ جی سی بی کی ایس آئی وایسرائے
وگورنر جنرل ہندوستان دام ملکہ وعمم نوالہ مشرف
ہوگا تو بغرض فوائد عام رعایا بالضرور حسب حکم قضا شیم
اوسکے انطباع کے لئے نفاذ پاکر تقسیم اوسکی جملہ
مدارس او کچہریہاے حکام مین رواج کے لیے ہوگے

فصل اول وجہ شیرین ہونے زبان ہندیکے

یہہ کیا خوب ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ وعلی
نبینا وآلہ الصلوۃ والسلام کا ورود بہشت سے پہلے
ہندوستان ہی مین ہوا اور تکلم آپکا ابتداءً اسی ملک

مین واقع ہوا بعد وسکی آنکی نسل حج اور ملکو مین پہونچی تب اوز بانین

مختلف جاری ہوئین اس زبانکی ترتیب اوپنچاس حرفون سے ہی

اٹھائیس حروف عربی کے اور چار حرف مخصوص فارسی پ

چ ژ گ اور ستره حروف مخصوص ہندی کے اور وه یہہ

ہین بھہ پھہ تہ ٹ تھہ جھہ چھہ ده ڈه ڑ ڑه که گھہ لہہ مہ نہ

ہای ہور سی ملے ہوئے ظاہر معلوم ہوا ہے کہ زبان ریختہ وه زبان ہے

جسمین سب زبانین مستعمل ہون بازار لشکر شاہجہان

بادشاه مین ہر ایک ملک کے آدمی رہتے تہے

اون لوگون کی زبانون سے جسطرح تلفظ جاری تہا

اوسکو نام زد بازار دو کیا ابتداء زبان اردو

بہت بے ربط تہی تبدریج صفائی پیدا ہوئی

گئے واضع نظم اردو حسب مشہور امیر خسرو دہلوی سُنے جاتے ہیں بعد اونکے
ولی گجراتی صاحب دیوان ہوئے اونکے بعد میر و مرزا اور بہت سے لوگوں نے
تدوین اس فن کی ہو لیکن کو قدما کی حرف گیری اور نکتہ چینی مقصود
نہیں بلکہ اونکو تدوین اور استاد وقت اس فن کا جانتا ہوں مثالیں اونکے
اشعار کی صرف واسطے ثبوت طریقہ سابقہ و امتیاز متروکات حال کے لکھے ہیں جن
حضرات کو شید بیہودہ مختار ہیں کہ عمل نکریں مگر مولف کو بحث و تکرار سے معاف رکھیں
الفاظ مروجہ اوس زمانہ کے جو اشعار میں موزوں ہوتے تھے بہت ہیں از انجملہ بطور لیسے
لکھتا ہوں کہ حسب رواج زمانہ حال کا نوں کو گران معلوم ہوئے ہیں از انجملہ او
بجائے ظرف و اودہر بضمہ معروف بجائے اودہر مضموم مجہول و سجن بجائے صنم و بن بجائے
بغیر و سدا بجائے ہمیشہ و لوہو بجائے لہو و نکہہ بجائے نخ و سیان بجائے
معشوق و نین بجائے آنکھ و سون و سیتی بجائے

سی و تین بجاے اوسکو و بیچ بجاے درمیان و

انگھریان بجاے آنکھین و ٹک بجاے کچھہ و تنک بجاے اندک

و گیدہر بکسرہ معروف بجاے گدہر بکسور مجہول چنانچہ ان مصارع

متفرقہ سے مثالین اون الفاظ کی پیدا ہوتی ہین مصرعہ

ہم ہین سے تکتے صنم تمہارے اور مصرعہ قاصد سے

یہہ کہد و خبر اودہر ہی کو لیجاے مصرعہ مطلب

نہین کسی سے بندہ ہین ہم سجن ہی کے مصرعہ

دل نہین پاتا ہے جاے بن مصرعہ تمہاے اشتیاق

تمہارا ہمین سدا مصرعہ نت دل کو دکہاتا ہے

وہ عیار ہمارے مصرعہ اشک کی جا ہی میری آنکھون سی

لوہو جاری مصرعہ چاند شرمندہ ہی تری مکھہ سی

مصرعہ میان ہم سنتے ہین تیری کمر ہے

مصرعہ یہہ وہ نین ہین جن سیتی جنگل ہرے ہوے

مصرعہ لاگ اونسے ہے اپنے دل کے تئین مصرعہ

جسطرح دو مست جگڑے ہوئین زنجیرونکی بیچ بیت

انکھڑیونکو اوسکے خاطر خواہ کیونکر دیکھیے ✤ سو طرف جب دیکھیے تب تک

اودھر دیکھیے بیت یہی تا دم مرگ بیتاب ہے

نہ اوس بن تنک صبر آیا ہمین بیت کچھہ عشق و ہوس

مین فرق ہے گر ✤ کیدھر ہی وہ امتیاز تیرا ✤

اور بہت سے الفاظ اسی قسم کے اون حضرات کی

دواوین مین موجود ہین کہ خوفاً عن التطویل اسیقدر

پر اکتفا کیا گیا اور آئیان اور جائیان اور

آئی ہی اور جاتی ہی بجاے آئین اور گئین اور
آتا ہے اور جاتا ہے اکثر اشعار مین موجود ہے
چنانچہ تقی میر کی ان دو شعرون سے صاف ظاہر ہے

میر بارہا وعدہ کی راتین آئیان	طالعون نے صبح کر دکہلائیان
ایضاً بالی لفافت اپنا وہ رخ دکہلائیے	مہر کو اور ماہ کو شرمائیے

یہانتک تو چندان مضائقہ نہین اسلئے کہ یہہ سب الفاظ
ہندی ہین مگر عجب یہہ ہی کہ یہہ حضرات السے زبردست
ہے کہ عربی اور فارسی الفاظ مین برخلاف لغت
اور برعکس استعمال اہل زبان جو چاہا اپنے اختیار سے
دخل و تصرف کیا اور اوسکے علاوہ تعقیدات لفظی
و معنوی و ضعف تالیف اور بندش کے گنجلک

اور ترک حروف رو الطا اور اختلاف تذکیر و تانیث
اور وقوع ایطا یہہ سب انکے کلام مین بکثرت موجود ہین
مختصر لکہا جاتا ہے مثلاً لفظ دیوانہ باشباع کسرہ معروف
حرف اول اوسکا بکسرہ مجہول موزون ہونا جیسا
کہ اس شعر مین تقی میر کے ہے

رات پیاسا تہا میرا لوہو کا	ہون دوانہ ترے سگ کو کا

اس شعر سے مثال تین امور مروجہ سابق اور متروکہ
حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو حذف الف تہا کا
دوسرے لہو کا لوہو تیسرے دیوانہ کا دِوانا موزون
ہونا از انجملہ ہے لفظ انشاء کا کہ شین قرشت
ساکن ہے اوسکا متحرک استعمال مین آنا جیسا کہ اس

شعر سے ثابت ہے ہمید

کہلا نسشی مین جو پگڑی کا پیچ اوسکے میر	سمند ناز پر اور ایک تازیانہ ہوا

از انجملہ ہی اختلاف تذکیر و تانیث جیسا کہ اس شعر سے واضح ہوتا ہے

میر خلق یکجا ہوئی کناری پر	حشر برپا ہوئی کناری پر

یہہ شعر مثنوی مشہورہ میر کا ہے کہ حشر کو برخلاف جمہور
مونث موزون کیا ہی اور اگر حشر کو مذکر پڑہیے تو
تذکیر خلق کی لازم آتی ہے کہ وہ صاف و صریح مونث
ہی از انجملہ ہی اختلاف لغت الفاظ عربی مین جیسا
کہ اس مصرعہ سے واضح ہوتا ہے مصرعہ بٹنی کا دلول
بند ایک قرضدار تھا * یہہ مصرعہ ہجو بقال کا داخل
کلیات سودا کی ہی دوال بند لوتیا ہی کو کہتے

ہین مگر اضافہ یای حطی کا خیال ہین نہین آتا اور
فرض ساکن الاوسط ہی متحرک ہونا اوسکا امر عجیب ہے ایضاً
ذات پر اوسکے مبرہن کنہ عزوجل * یہہ مصرع قصیدہ
مشہورہ سودا کا ہے کہ کنہ ساکن الاوسط کو متحرک الاوسط
موزون کیا ہی ازانجملہ ہے مشدد ہونا لفظ
غیور کا کہ صاف مخفف ہی یعنی یای حطی مشدد نہین
ہے چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہی حسن

اگرچہ وہ بیفکر و غیور ہے	ولی پرورش سبکی منظور ہے

ازانجملہ ہے مضاف و مضاف الیہ ہونا لفظ
عربی و ہندی کا کہ ناجائز محض ہے جرأت

ہجوم داغ نے ایسی کی ہی تن پہ گلکاری	کہ ہی ہون عشق یا لباس پھلکاری

ظاہر ہی کہ لباس عربی ہے اور پھلکاری ہندی
کیونکہ یہہ ترکیب درست ہوسکتی ہی ازانجملہ ہی
ترک ہونا حرف رابطہ کا جیسا کہ اس مصرعہ
سے پایا جاتا ہے مصحفی خوب رویا مین اپنے گھر کو دیکھ
ظاہر ہے کہ بعد لفظ دیکھہ کے لفظ کر کا ہونا
ضرور تہا کہ رہ گیا ازانجملہ ہے ترک کرنا
لفظ نے کا بعد لفظ ہم یا مین کے جیسا کہ اس شعر
سے پیدا ہے میر

کہا تہا مین نہ دیکھو غیر کی اور	تو لمنی آنکھہ مجھسی ہی چھپائی

واضح ہو کہ اس شعر سے مثال تین امور مستعملہ قدیم
اور متروکہ حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو

ترک ہونے کے بعد لفظ ہم یا ہیں کے دوسرے
موزون ہونا لفظ اور کا بجائے طرف تیسرے
تعقید لفظی یعنی چاہئے تھا کہ آنکھ مجھسے چھپائی ہے
ہوتا ازانجملہ ہے موزون ہونا ہم
پاس یا مجھ پاس کا بجائے ہمارے پاس اور میرے
پاس کے جیسا کہ اس شعر سے ثابت ہوتا ہے

سیمین ہونکا ملنا چاہیے کچھ تمول	شاہد پرستیونکو ہم پاس زر کہان ہے

اس شعر سے مثال دو امور مستعملہ سابق اور متروکہ
حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو ہم پاس
بجائے ہمارے پاس دوسرے چاہئے
کی بجائے چاہتا ہی کے ازانجملہ ہی

کہ سابق کے شعرا خصوصاً مرثیہ کو ایک شعر مین دو طرح کے خطاب ایک مخاطب کے لئے موزون کرتے تھے مثلاً ایک مصرعہ مین تم اور دوسرے مین آپ اب یہہ امر متروک ہی چنانچہ مرثیہ دبیر جسکا مصرعہ اول یہہ ہے مصرعہ عاشورہ کو جب گرم ہوا موت کا بازارہ شاید اس بیان کا ہی دبیر

اکبر نے کہا صبر کرو ای شہ عالم	ہم آپکی آغوش مین مہمان ہین کوئی دم
بس کو تو کچھہ مرگ جوانیکا نہین غم	افسوس کہ حسرتزدہ بی موس رہے ہم

صاف ظاہر ہی کہ مصرعہ اول مین صبر کرو اور مصرعہ ثانی مین ہم سے آپکے موزون ہوا ہے چاہئے کہ جب آپ کا لفظ آیا تو صبر کیجئے موزون ہوتا اور

ایسا ہی حال ہے مصرعہ دوم اور سیوم کا اسلیئے کہ ایک
مصرعہ مین ہم اور ایک مصرعہ مین اپنی نسبت خطاب
خلاف روزمرہ ہی ازانجملہ ہے لفظ مت
کا بمعنی نفی کہ پیش ازین مروّج تھا اب متروک
ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

دل ستم تب جا کہ حیف اوسکا وقت	جو کوئی اوس مکان سے نکلا

ازانجملہ ہی لفظ جیون کا بمعنی مانند کہ پیش ازین
مستعمل تھا مگر متروک ہو گیا چنانچہ اس شعر مین میر

لوگ تکو روتے ہی جیون شمع جلگیا	گرمی سے مین تو آتش غم کی پگھل گیا

ازانجملہ ہی حروف علت جو آخر الفاظ عربی
اور فارسی مین آتے ہین اونکا خوب واضح

ہونا تلفظ مین چاہیے تنگی کے ساتھہ و یکبار
زبان پر نہ آئین مگر الفاظ ہندی مین خصوصًا
بمقام جمع مضایقہ نہین ہے رشک

ہزارون مضمون جو ہمنے باندہے سمجہیگا جو ہر لفظ سے		لٹی تصویر مین لکہون جو رو کی غنچہ و گل نے دیکہا

ہزارون اور لاکہو مین سقوط واو کا ظاہر ہے
ازانجملہ ہی لفظ ساتھہ اور ہاتھہ کہ شعرای
سابق خصوص مرثیہ گو بات اور رات
کے قافیہ مین صرف کیا کرتے تہے اور
یہہ ظاہر ہے کہ ہاے مخفی جو کہ ساتھہ اور
ہاتھہ مین ہے وہ بات اور رات کے ساتھہ
قافیہ ہونیکے لئے مانع ہی مگر اسکا کچہہ

خیال نہ تھا چنانچہ ایک مرثیہ کہ جسکا مصرعہ اول

یہہ ہی مصرعہ جب سے علم و فوج کا دنیا میں نشان ہے

اوسکے ۱۹ بند میں یہہ چار مصارع ہیں دبیر

عباس کسی بیجا طرح سے رکھتے نہیں ہات	فرماؤ تو فرزندونکے سر پر رکھوں ہاتھ
عباس کا اور آپکا اک عمر کا ہی ساتھ	خدمت نکی غلامی ہی اور نہیں فخر و مباہات

ان چاروں مصارع سے مثال دو باتونکی حاصل
ہوتی ہے ایک تو ہاتھ اور بات کا قافیہ
ہونا دوسری لفظ رکھو کا کہ جسمیں کاف مشدد
ہی اور مخفف موزون ہوتا ہے از انجملہ
لفظ اوپر کا بمعنی بالا کہ پہلے مروج تہا اب متروک
ہی اور صرف پر کو کافی جانتے ہیں چنانچہ اس شعر

حسن	سے ثابت ہے	سن
لب نازک اوپر وہ مہنال دہر		نکالی تہی پردہ سے دود جگر

اس شعر مثنوی سے مثال تین امور مروجہ سابق
اور متروکہ حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ بجاے
پر اوپر موزون ہوا ہے دوسرے مہنال دہر
بجاے مہنال دہر کر تیسرے نکالے تہے
بجاے نکالتی تہی کے جانا چاہیے
کہ جب زمانہ سابق کے شعرا کا بے احتیاطیون
مین یہہ حال تہا جسکا شمہ منزلہ ایکے از ہزار واندکے
از بسیار باختصار اوپر لکہا گیا تو اوس زمانہ کے
مرثیہ گو بھی بہت سے افراط و تفریط کو کام فرماتے

تھے جیسا کہ مرثیہ مشہورہ مرزا کا یہہ مصرعہ سودا
لے سبیل تک بدشنہ و برچھی سے تا خنجر ٭ اس مصرعہ
سے مثال دو امرون کی حاصل ہوتی ہے
ایک تو دشنہ کہ فارسی ہی اور برچھی کہ ہندی
ہی دونون مین واو عاطفہ آیا کہ یہہ نہین چاہیے
اور دوسرے خنجر کا نون ساکن وہ بطور غنہ آیا ہی
اوسی مرثیہ کا یہہ مصرعہ ایضاً بیٹی چھپی تھی ماں کنے
ماں بیٹی کے کنے ٭ اس مصرعہ سے مثال دو امرو
کی حاصل ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ چھپی تھی بجای
چھپتی تھی کے اور دوسری لفظ کنے بجاے
پاس کے ایک شعر اور ایک غزل

بی کے سلام کا بیت

جب سون حضرت نے کیا رحلت	تب سون ہی چل چلی سلام علیک

اس شعر سے مثال تین امرون کی حاصل ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ سون بجای سے کے دوسرے کیا رحلت یعنی رحلت مونث ہی تیسرے چل چلی بجای چل چلاو جب اس طرح کے مراثی اور سلام مشہور ہندوستان ہوئی تو اہل بنگالہ کو بھی حوصلہ مرثیہ گوئی کا پیدا ہوا اور بہت کچھہ کہا ایک مطلع اون مین سے یہہ ہی بیت

پھری امام صاحب چراوا ہے کا سان	وہ بچوکا فہم کا بجای سان

قربان اون خوش اعتقاد رونے والون کی جو ایسی

کلام سنکر روتے تھے ہمارے اوستاد
صافی نہاد فردوسی زمانہ معنی آفرین یگانہ خاقانی
پایہ انوری سرمایہ نظامی دہر سعدی مرتبت مسیحا
نفس معنی شناس دقیقہ رس نقاد مضامین نو
وکہن روح معنی جان سخن مؤسس اساس سخنوری
مرصص بنیان نکتہ پروری مہر سپہر فضل وکمال یادگار
اساتذہ ماضی وحال بانی طرز جدید واضع قواعد
مفید مدون دواوین فصاحت متقن قوانین بلاغت
کاشف حقایق فروع واصول واقف دقایق معقول
ومنقول عمدۃ الفصحا قدوۃ البلغا لوذعی المعی علامی فہامی
جناب شیخ امام بخش متخلص بناسخ علیہ الرحمۃ

سے کہ بیاوری طبع وقاد و برسای ذہن نقاد
کسیکے شاگرد نہ تھے اپنے عہد فصاحت مہد مین
ان سب لغویات اور حشویات کو دور کر کے ایسی
صحت محاورات اور صفائی بندش اور شستگی زبان
اور روزمرہ کے پیدا کی کہ سخنوران پایہ بلند اور
دقیقہ رسان ہنرمند نے بدل پسند کیا اور
انگشت قبول کو آنکھون پر رکھا سیکو اون امور
مین محل گفتگو نہ ہا بلکہ سب نے وہی طور اختیار کیا
اسیچاس ساٹھہ برس کے زمانہ مین صفائی سخن بہ از گوہر
آبدار ہوئی اور ہر ایک کو اوسکی پیروی اور تقلید
ملحوظ رہی بعد وفات جناب مغفور چند شخص شاگردان

رشیدے ایسے نامور ہوے کہ سب نے اونکو مانا اور
اہل کمال سے جانا ازانجملہ جناب سید علی اوسط
صاحب رشک سلمہ اللہ اور خواجہ وزیر مرحوم اور مرزا
محمد رضا برق مغفور اور شیخ امداد حسین بحر کہ ہر ایک
ان مین سخنور یگانہ اور بے مثل زمانہ ہی صاحبان
طبایع اخاذ ہین اور اذہان انکے نقاد سید علی
اوسط صاحب سلمہ اللہ تعالی بڑے صاحب تدقیق و اہل
استعداد با تحقیق ہین کہ مثل و نظیر اپنا نہین
رکھتے چند قواعد اور اصول و قیود اختراع کئے
کہ اکثر قابل قبول و پسند اہل سخن ہین بہت سے لوگ
اور کل پیرو انکے او نہین قیود کے ساتھ شعر

موزون کرتے ہین اگرچہ فی الجملہ دشواری
فکر مین ہوتی ہی مگر اسمین شک نہین کہ اونمین
اکثر امور پسندیدہ ہین بعض تو بطور کلیہ اور بعض بطور
اکثریہ تجربہ سے اور غور سے معلوم ہوتے
ہین اونمین سے کچھہ مناسب مقام سمجھہ کر
زینت ان اوراق کی کئے جاتے ہین کہ علی العموم
اعلان ہوا از انجملہ ہی کہ جو نون آخر الفاظ
عربی و فارسی مین آتا ہے اگر وہ بے کسی
ترکیب کے ہو تو باعلان موزون کیا جاوے جیسا
کہ اس مصرعہ مین ہے طبیب کیسے او تارلے
جو بلا کسیکا نہین ۔ اور جو نون آخر لفظ مین کہ

باترکیب ہو اوسکا اعلان موزونیت مین نکیا جاے جیساکہ اس شعر سے واضح ہوتا ہے رشک

بیکار ہے بدن جو وہ جان جہان نہین	لطف حیات گیا ہے جو آرام جان نہین

غرض یہہ ہی کہ جسطرح سی الفاظ روزمرہ گفتگو مین بولی جاتے ہین اوسیطرح سی موزون بھی ہواکرین مگر چند الفاظ ایسے بھی ہین کہ جنمین یہہ قاعدہ قایم نہین رہتا مثلاً گران اور خزان اور روان اور دوان اور طپان اور عیان اور نہان وغیر ذلک انمین اعلان نہین چاہئے اسلئے کہ روزمرہ گفتگو مین فصحا یہ اعلان نہین بولتے ہین اس سبب سے انکا اعلان جایز نہین مگر مخفی نرہے کہ لفظ ناتوان

گو کہ مرکب ہے دونون طرح باعلان و باخفا موزون

کیا ہی مگر یہہ شاذ ہی جیسا کہ میر صاحب ہی کی اشعار

سے مثال دونونکی حاصل ہوتی ہی مثال اعلان **رشک**

سسک رہی ہین گئے ناتوانسی باہر	قدم نکال کسی دن مکان سے باہر

مثال غیر اعلان **رشک**

عاشق جہانکو نظر آئے میر سلو	ہی لاغری مین سب سے ترا ناتوان الگ

اور اسی طرح سے جب لفظ مضاف الیہ مین نون واقع ہو

اوسکا اعلان جائز نہین ہے مگر قدما اسمین مضایقہ

نکرتے تھے خصوصا مرثیہ گویون کے کلام مین

یہہ بات اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ انسے ثابت ہے

دبیر صاحب دین محبت شہ دلگیر ہے	روح حیدر قسم عاشق شبیر ہے

ازانجملہ ہی حرف دو حرفی پہ کا کہ بمعنی نا یا لا
اور کبھی بمعنی لیکن کے آتا ہی اُس لفظ مین ظاہر ہونا رائے
مہملہ کا ضرور سمجھا گیا ہی مگر یہہ کہ بعد اُسکے ہمزہ وصل
واقع ہو ازانجملہ ہی سقوط الف آخر الفاظ
عربی و فارسی و ہندی کا کہ محض ناجائز ہی میر صاحب
کا دیوان اِس جرم سے خالی ہی پہلے اور دوسرے دیوان مین جا
بجا یہہ بات پائی جاتی ہے جیسے اِس شعر مین الہی سائی کی رشک

رکھا نباہ یہین سحر وصل یار نے	کھا ہی لیا تھا دیو تو شب انتظار نے

زبان دُرفشان جناب منشی احمد حسن صاحب سے کہ تلامذہ ارشد
میر صاحب سے ہین یہہ قول بھی سنا گیا کہ سقوط الف کا
دو حرفی الفاظ مین مضایقہ نہین ہے ازانجملہ ہی

لفظ یان او روان بمعنی انجا و اتجا بحذف ہاے ہوز یہہ
بہی متروکات سے ہی چاہیئے کہ یہان اور وہان موزون ہوا
کرے اعلان ہاے ہوز ضروریات سے ہونا چاہیئے
ایسا نہو جیسا کہ اس شعر مین ہے **میر**

جس سر کو غرور آج ہی یان تاجوری کا	کل اوس پہ یہین شور ہی پہر نوحہ گری کا

اس شعر سے مثال دو امر مروجہ سابق اور متروکہ حال
کی پیدا ہوتی ہی ایک تو لفظ یان کا ثبوت بحذف ہاے
ہوز اور دوسری ثبوت لفظ دو حرفی پہ کا بمعنی بالا
مصرعۂ ثانی مین بحذف رای قرشت ہی **ازانجملہ ہی**
لفظ سر کا بمعنی راس جب یہہ لفظ ترکیب کے ساتھہ آئی
تب تو بکسر اول موزون کیا جاے اسلئے کہ روزمرہ ہی

بالکسر مستعمل ہے چنانچہ ان اشعار سے پایا جاتا ہی
پس سر غیر مرکب بفتح اول نہین ہو سکتا چاہئے کہ بالکسر مستعمل ہو

رشک باطن کو رابطہ ہے تو ظاہر کو ساتھ ہے	لطف مزاج لطف عناصر کو ساتھ ہے
مین ہی کاٹے سر نہین شرکت غیر ہو یگا	فریاد قتل غیر مری سر ساتھ ہے

اور جب یہہ لفظ با ترکیب ہو تو چاہئے کہ بفتح اول موزون
کیا جاوے جیسا کہ اس شعر مین **رشک**

ندای حرص تکلیف تکلف	کلاہ بادشاہی درد سر ہے

ازانجملہ ہی لفظ دوحرفی گرکا کہ حروف
شعر کی ہے سے بے الف ناجایز کیا گیا ہی اسلئے کہ تکلم مین
اور روزمرہ مین [illegible] کے ساتھ بولا جاتا ہے بی الف
فارسی مین البتہ مستعمل ہے **ازانجملہ ہی**

حرف عطف ہندی کا کہ لفظ اور ہی اسمین ظاہر ہونا
واو اور رائے قرشت کا بہت ضرور ہونا چاہئے تا کہ
سامع کو واو کا اشتباہ نہو **ازانجملہ ہے**
لانا بائے موحدہ تحتانی کا قبل الفاظ فارسی عربی
ناجائز قرار دیا گیا ہی جیسے **بوقت صبح** یا بہنگام
شام اسلئے کہ یہہ طور فارسی کا ہی تلفظ اور تکلم مین یہہ
نہین کوئی بولتا کہ ہم بوقت صبح آئینگے یا بہنگام
شام جائینگے جیسا کہ اس مصرعہ سے پایا جاتا ہی **مصرعہ**
بہنگام سحر کوٹھی پہ تم آؤ ❖ **ازانجملہ ہے**
لفظ عرصہ کا کہ قدما کے کلام مین بمعنی دیر مستعمل تہا
اور در حقیقت بمعنی میدان ہے اب اسکے مقام پر وقفہ بولتے ہیں

ہین ازانجملہ یہ ہے قدما کی کلام مین بقاعدہ
فارسی کے یاے تحتانی کو بمقام غیر اضافت صرف
کرتے تھے یہہ بھی اب متروکات سے ہی جیسا کہ اس شعر
سے اہل دہلی کے واضح ہوتا ہی **بیت**

بوقت ذبح اوس قاتل کی زیر پا ہے	یہہ ہیبت الله اکبر لوٹنی کی جاے ہے

اردو مین ہاں بہنگام تکلم البتہ جاری ہی نہین ہوتا ازانجملہ
ہی لفظ رکہی کا کہ تخفیف کاف کی ناجائز سمجھی گئی
ہے چاہئے کہ کاف مشدد ہو چنانچہ اس مصرعہ
سے مثال تخفیف کی پیدا ہوتی ہے **مصرعہ**
سر تن سے جدا ہوئے جو قبضہ پہ رکہو ہاتھہ ازانجملہ ہی
لفظ میان کا بمعنی معشوق کہ کلام قدما مین موزون

ہوتا تہا اب متروک ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

فقیرانہ آئی صدا کر چلے	میان خوش رہو ہم دعا کر چلے

ازانجملہ ہے لفظ بل بے کہ یہہ بہی کلام قدما مین مستعمل تہا اب متروک ہی چنانچہ اس مصرعہ سے واضح ہے مصرعہ بل بے ترا غرور کہ اوتہتا نہین ہے ہاتہہ ازانجملہ ہی کہ کلام قدما مین گاہ گاہ عیب الطا کا بہی قوافی مین آتا تہا خصوصاً مرثیہ گویون کے کلام مین چنانچہ مرثیہ مشہورہ ضمیر جسکا مصرعہ اول یہہ ہی مصرعہ میدان مین آمد آمدِ قاسم کی دہوم ہی ❖ شاہد اس بیان کا ہی کہ ایک بند مین شفقتین اور عینین کو قافیہ کیا ہی

پس ایطا ثابت ہے **الفاظ** ہندی مین بھی
ایطا ممکن ہے مثلاً جلانا اور ہنسانا اگر مطلع مین
قافیہ ہو تو ظاہر ہے کہ جل اور ہنس اصلی لفظ ہین
اور الف دونون مین علامت متعدی ہونیکی
ہے اور ایطا اسیکو کہتے ہین ایسے قوافی
مطلع مین مستحسن اکثر ہین **ازانجملہ ی**
تعقید لفظی کہ جسکے سبب سے لطف شعر جاتا رہتا ہے
فارسی مین بھی شعرا سے یہہ امر ہوا ہی اور اشعار شعرائے
اُردو بھی اس سے خالی نہین ہین مثال فارسی
کی یہہ ہی **بیت** نخواہد این چمن از سرو لالہ خالی ماند
یکی ہمی رود و دیگرے ہمی آید ❖ دیکھا چاہیے

که اول مصرعه مین نخواهد اور آخر مصرعه مین مانند
آیا هی مثال اردو کی

شعر

جالی کسکی گھر مین قایم هین ایکجا	دیتا هی وه جو رزق مقرر هوا خدا

دیکھا چاهیے که نشست الفاظ اور ترکیب بندش
کسقدر مقدم و موخر واقع هے فصحای زمانه
حال کا کلام ایسے خرافات سے اکثر معرا هی
ازانجمله هی که عیوب قوافی سے احتیاط
بهت ضروریات سے هی شاعر کو چاهیے
ایسا نهو جیسا که هجو حکیم مین مرزا نے کرکی
قافیه مین شتر موزون کیا هی اور حالانکه
لغت مین شتر بضم تای قرشت آیا هی

بروزن ورز اگر تا ے قرشت مفتوح ہوتی
تو قافیہ ہو سکتا ازانجملہ ہی کہ اکثر اشعار
مین شعرا مصرعہ اول اسطرحسے موزون کرتے
ہین کہ جبتک دو ایک لفظ مصرعہ ثانی مین شامل کرکے
نہ پڑہی جائین تب تک مطلب واضح نہین ہوتا
اور یہہ بی لطف محض ہے چاہئے کہ ہر مصرعہ کا
مطلب جدا گانہ ہو فوق

ہی ترا نقش قدم چشم نمائی کرتا
بند آنکہین کئے جاتا ہی کدہر تو کہ تجہی
جیون حباب لب جامہ باہر ہوا
کب صبا آئی ترے کوچہ سے آیا کہ نہ

ان اشعار سی جو اوپر
لکہا گیا وہ بہی ثابت ہوتا ہی اور تعقید کا ثبوت
بہی ہے ازانجملہ ہے لفظ تلک کا

کہ یہہ بھی میر صاحب کے متروکات سے ہی
اسمقام پر تک بولنا چاہئے ازانجملہ ہی
اگر شعرا بٹہانا اور پہنانا بمعنی نشانیدن و پوشانیدن
استعمال کرتے ہین مگر میر صاحب نے اسکو
ترک کیا ہی اور فرماتے ہین کہ بعد یای عربی کے
یای حطی اور لفظ ثانی مین بعد بای فارسی
کے ہای ہوز کا ہونا ضرور ہی ازانجملہ ہی
قدما کے کلام مین بعض الفاظ کے یا سے
آخر کو واو سے بدل جاتا دیکھا گیا مثلاً بہیکو
کبہو اور کسی کو کسو مگر اب یہہ امر بھی متروک
ہوگیا ازانجملہ ہی اگرچہ شعرا تا سے

موقوفه اور ہاے مختفی کو جو آخر الفاظ عربی و
فارسی مین واقع ہو الف کے قافیه مین صرف
کرتے ہین مثلاً ایک مصرعه مین شعله اور دوسرے
مصرعه مین دریا چنانچه اس مطلع سے که مثالاً لکھا جاتا ہے واضح ہے

رشک تو آتش افشان ہی مرے شعله کیا ہے	آنکھین ہی مین غم گریه دریا کیا ہے

ہر چند یہه طریقه سابق سے اتبک شعرای اردو مین
جاری ہے مگر مولف اپنے کلام مین اسطرحکے
قوافی نہین صرف کرتا اور اس امر مین منفرد ہے
اور اسیطرح پر لفظ طرحکا که از روی لغت ساکن الاوسط
ہے سب کے کلام مین ساکن الاوسط و متحرک الاوسط
موزون ہوتا ہے اور رواج عام ہی مگر یہه خاکسار

بخلاف جمہور اس لفظ کو اپنے کلام مین صرف ساکن الاوسط
برعایت لغت باندہتا ہی کبھی متحرک الاوسط نہین باندہا

اور ازانجملہ ہی کہ لفظ زیادہ و پیادہ و
پیالہ و سیاہ و میان مین کہ یہ سب الفاظ فارسی
ہین جو یاے حطی واقع ہوا اوسکو اکثر لوگ خوب
ظاہر کر کے استعمال مین نہین لاتے اور چاہیئے
کہ ان الفاظ مین یہ حرف خوب ظاہر ہو جیسا کہ اس مصرعہ
مین میا کی لفظ سے ظاہر ہوتا ہے اشک کہان رہتے ہی تری لگتی میان بسمل ہا
مگر ہندی الفاظ مین یعنی پیارا اور پیاس کے یاے
تحتانی کو بہت ظاہر کر کے بولنا نہ چاہیئے بلکہ
بتخفیف دب کر زبان سے نکلے تو اولی ہی

مثلاً مصرعہ یار کرتا ہی پیار کی باتین مصرعہ
پیاس مین بھی پلائی ساقی نے ❖ چند الفاظ سہ حرفی
ہندی ایسے ہین کہ مشدد الاوسط اور مخفف الاوسط
اور بعضی مشترک ہین منجملہ اوسکے جو مشدد الاوسط ہین وہ
یہہ ہین مثلاً پکا اور رکا اور رکھا اور چکھا اگرچہ رکھا کو بعض شعرا
نے مخفف الاوسط صرف کیا ہی مگر یہہ خوب نہین اور جو
مخفف الاوسط ہین وہ یہہ ہین مثلاً پکا اور بکا اور جو مشترک
ہین وہ یہہ ہین مثلاً لکھا اور اٹھا وغیر ذلک ان الفاظ کو مشدد
اور مخفف دونون طرح پر استعمال کرتے ہین **فصل دوم**
در بیان بعض قواعد تذکیر و تانیث اور طریقہ اوسکے دریافت
کرنیکی جہان تک بغور و تلاش ہم پہونچے اور بعض قواعد

جمع بنانی وہ متعلق کہا جانا چاہئے کہ الفاظ ہندیکی تذکیر اور
تانیث کے لئے کچھہ اصول اور قواعد منضبط ہمارے دیکھنے میں
نہیں آئے جناب استاد مغفور سے جو کئی برس مشرف حضوری رہاکر
پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ کچھہ قواعد منضبط نہیں ہیں جس طرح پر
خواص شعرا اور فصحای اہل شہر کی زبانوں پر جاری ہو ویسا ہی
بولنا چاہئے ناچار جسقدر دریافت ہو سکا باختصار لکھا جاتا ہے
اونمیں سے بعض بطور کلیہ اور بعض بطور اکثریہ ہیں اور اسی طرح سے
بعض الفاظ عربی اور فارسی کی جو اردو میں مستعمل ہیں اونکی
تذکیر و تانیث بھی مختصراً لکھی جاتی ہے ازانجملہ یہ ہے کہ جن الفاظ
ہندی کے آخر میں یائے حطی واقع ہو وہ سب تانیث بولی جاتی
ہیں مگر چند الفاظ مستثنی ہیں مثلاً ہاتھی اور گھی اور موتی

وبائی و دہی کہ اگرچہ یائی حطی ان لفظوں کے آخر میں ہے مگر مذکر بولی
جاتی ہیں جیسا کہ جمہور کے زبانوں پر جاری ہے اور افعی اور طوطے
کہ عربی ہیں اور ہمائے اور جے ان لفظوں کا بھی یہی وسیاہی حال ہے یعنے
مذکر ہیں اور اسمائے اشخاص اور اسمائے پیشہ وران مثلاً شیخ حلی
او شیخ منگلی اور بڑھئی اور کاچھی میں جو یا آخر میں واقع ہے اور جوارے
اور کہاڑے وغیرہ میں جو یا حطی ہے ان کو بھی مستثنی جاننا چاہیے ✤
از انجملہ لفظ بازار کا کہ یہ لفظ در حقیقت مذکر ہے مگر لکھنؤ کے
لوگ راجہ کی بازار کو ہیں اور سب بازاروں کو بتذکیر استعمال کرتے ہیں
سوا اس بازار کے ✤ از انجملہ حال نیاز کا کہ مترادف لفظ نذر کا ہے اسکا
استعمال مونث کے ساتھ ہے اور یا اسی سبب سے مذکر بولتے ہیں مثلاً ہمکو
فلانے کی خدمت میں نیاز تھا بخلاف پیرو فصحائے اہل شہر کی مقتضے

اسکے ہو کہ حسب شرح بالا دو نون مقامون پہ دو نون جیسے
صرف کیا جاے ازانجملہ ہی کہ گاہ گاہ الفاظ
فارسی کے بعد یای حطی اور الف کو زیادہ
کرتے ہین کہ تلفظ مین صورت تانیث کی
پیدا ہوتی ہے جیسے کہ لکھنؤ مین مصری کی بغیا و
فرح آباد مین جعفر خانکی بازار یا زبان خواص و عام ہے اور ساکنان الہ آباد
اکثر باغ کو مونث بولتے ہین مثلاً دہومن خانکی باغ ازانجملہ ہے
کہ اکثر الفاظ و اسماے ہندی کے آخر مین
نون زیادہ کر کے تلفظ تانیث کا پیدا کرتے
ہین جیسے کہ نائی اور نائن اور دہوبی او دہوبن
وغیر ذلک ازانجملہ ہی لفظ قلم بمعنی خامہ کہ

مذکر ہے مگر اور سب قلمین مونث ہین مثلاً قلم شراب
اور قلم بلور اور قلم بالاے رخسار ہر دو جہ لکھنو
جیساکہ ان مصارع سے مثال بعض کی حاصل
ہوتی ہی رشک اونگلیان ہین بلور کی قلمین
مفیر قلمین تمہاری پا ئینگے اہل قلم کہان *
ازانجملہ ہی لفظ آب کہ مذکر ہی مگر آب موتی
کی اور آب تلوار کے مونث ہے ازانجملہ ہی
درمیان دو لفظ ہندی یا ایک ہندی اور ایک
فارسی کی اضافت وعطف کا لانا اور اعلان نون جائز
نہین ہے مگر اسما مین مثلاً مسی وپان خیانچہ
اس مطلع اوستاد سے مثال اوسکی حاصل ہوتی ہی بیت

مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہی	تماشا ہی آتش و آب ان ہی

ازانجملہ ہی درمیان دو لفظ متغایر کے جو ایک جملہ میں واقع ہوں خبر کی بنا لفظ آخر پر ہوتی ہے جیسے کہ دال خشکا کھایا اور کباب روٹی کھائی ازانجملہ ہی کہ جب ایک جملہ میں لفظ اول مذکر اور لفظ آخر مونث ہو تو خبر کی بنا لفظ آخر پر ہوتی ہی جیسا کہ اس شعر میں منیر

کیا کہا وہ جائیگی جو تم میرے تہیں	غم تہارے کی خبر سو ہم لوگ جہک گئی

ظاہر ہی کہ خبر کہ لفظ آخر جملہ ہی اس مصرعہ میں اوسکو تانیث استعمال کیا ہی اب چند قواعد متفرق تذکیر اور تانیث کی جو کہ الفاظ فارسی میں

زبانون پر جاری ہوتے ہین لکھتا ہون کہ اگر وہ کلیہ
ہون تو اکثریہ ہونے مین شک نہین ہے **ازانجملہ ہی**
کہ جن دو الفاظ فارسی مین ایک الف لاتے ہین اسکو اہل
اردو تبانیث استعمال کرتے ہین جیسے کہ کشتا کشتی اور روا
روی اور اردو مین اور بھی ایسے حرف ہین کہ درمیان دو لفظ
ایک جنس کے آتے ہین اور وہ یہہ ہین **ا و ب و ن و**
کا **و** کی مثلاً دوڑادوڑ **و** دن بدن **و** کچھہ نکچھہ **و** کہیت کا
کہیت **و** راتکی رات **ازانجملہ ہی** جن الفاظ مین آخر
کو شین قرشت واقع ہووہ سب اردو مین تبانیث بولے
جاتے ہین مثلاً سفارش اور خواہش اور نوازش اور نگارش
وغیرہ ذلک باستثنای خلش اگرچہ لفظ خلش اسی قاعدے کے موافق ہو

مونث ہی مگر متقدمین مین بعض نے اور متاخرین مین اکثر
نے مذکر موزون کہا ہی اقرب غالب ہے کہ شین قرشت جن الفاظ
کے آخر مین واقع ہو علی الاکثر مونث ہون مگر باستثنای
جوش و ہوش و خروش و خاموش و گوش و دوش و
مرزنجوش و آغوش و غیر ذلک اور پوش جہان جہان واقع
ہوگا وہ سب بہی مذکر ہون گے مثلاً خوان پوش و پلنگ پوش
و بالاپوش وغیرہ باستثنای پاپوش ازانجملہ ہی جن
الفاظ مین آخر کو گاہ کا لفظ واقع ہو وہ سب بہی تانیث
مستعمل ہوے ہین مثلاً خوابگاہ و آرامگاہ و نشستگاہ
اور شکارگاہ وغیر ذلک ازانجملہ ہی جن الفاظ
کے آخر مین لفظ زار کا واقع ہو وہ سب بتذکیر مستعمل

ہین مثلاً گلزار و سبزہ زار و ریتہ زار و شورہ زار وغیرہ
ولکن ازانجملہ ہی جن الفاظ کے آخر مین لفظ ستان
کا آپڑے وہ سب تذکیر بولی جاتی ہین چنانچہ اس مصرعہ سے
مثال اوسکی پیدا ہے مصرعہ دکھلائے داغ دل نے
گلستان نئے ازانجملہ ہی جن الفاظ کے
آخر مین لفظ گیر کا آتا ہے وہ تذکیر و تانیث مین لفظ
ماقبل اپنے کا تابع ہوتا ہی اگر لفظ ماقبل مذکر
تو مذکر اور اگر مونث ہو تو مونث استعمال مین آتا ہی
مثال مذکر گلگیر و خو گیر اور مثال مونث جاگیر اور زمین گیر
ازانجملہ ہی جن الفاظ فارسی یا عربی کے
بعد لفظ دان کا شامل ہوتا ہے اعم اسسے کہ لفظ ماقبل

مذکر ہو یا موٴنث ہندی ہو یا فارسی وہ سب مذکر
مستعمل ہوتے ہین مثلاً خاصدان و عطردان و شمعدان
اور گلوری دان وغیر ذلک از انجملہ ہی کہ بہت سے
الفاظ ہندی کے آخر مین یاے حطی لاتے ہین کہ اوسی مراد حاصل
بالمصدر کے حاصل ہوتے ہی مثلاً کہٹائی اور مٹہائی او
بڑائی اور چہوٹائی وغیر ذلک از انجملہ ہی جن
الفاظ فارسی کے بعد لفظ بند ہو وہ اکثر مذکر بولے
جاتے ہین مثلاً ازاربند و زیربند وغیر ذلک
از انجملہ ہی لفظ دار کا جس کے نام کے آخر مین
ہو وہ سب مذکر ہین مثلاً جماعہ دار و طبل دار و آبدار
و شمشیر دار وغیرہ از انجملہ ہی ستیارسوا ے

زہرہ و بنات النعش و مشتری کہ مونث ہین
باقی سب مذکر ہین بلکہ بعضی ثوابت بھی مثل قطب
و سہیل و سہا و کیوان و برجیس وغیر ذلک
ازانجملہ ہی کہ شہور عربیہ سوا ربیع الثانی
اور جمادی الثانی کے سب مذکر ہین ازانجملہ
ہے اسمای بلاد و قصبات خشکی ترکیب آباد
اور گڈہ اور پورا اور نگر وغیرہ کے ساتھہ ہے
وہ مذکر ہین اور جن مین یاے تحتانی آخر کو
ہے وہ سب مونث بولے جاتے ہین ازانجملہ
ہے حروف تہجی جن مین یاے حطی
تلفظ مین ظاہر ہو وہ مونث ہین اور باقی سب

مذکر ہین الاّ جیم اور میم کو مونث بولنا چاہیے

از انجملہ ہے جو الفاظ فارسی سہ حرفی

سے زیادہ ہون وہ سب مذکر ہین مثلاً استخوان

وارمغان وباران وپیکان وپایان وغیرہ لیک

اور بعض ایسے الفاظ مونث بہی ہین مثلاً افشان

وزعفران وداستان وریسمان وگاؤزبان اور

بعض جگہہ بحالت ترکیب ایسا بہی ہوتا ہی کہ ہرچند

دونون لفظ مذکر ہون مگر دونون ملکر مونث

بولی جاتی ہین مثلاً شیرمال وشیربرنج کہ دونون

لفظ مذکر سے مرکب ہین مگر دونون کو مونث

بولتے ہین از انجملہ ہے کہ اکثر اختلاف

واقع ہی درمیان تذکیر و تانیث لغات عربی اور ہندی کے
پس موافقت یکدیگر کی ضرورت نہیں ہے مثلاً شمس
عربی مین مونث ہی اردو مین وسکو مذکر استعمال کرتے
ہین علی الاکثر اور ایسا ہی حال ہے اور بعض کا رعایت مطابقت
کے لازم نہین ہے ازانجملہ ہی جتنے اسم ظرف
ہین وہ سب مذکر ہین مثلاً مطلب و مقصد و مرقد و غیر ذالک
لیکن مجلس و محفل و مسجد و مسند و مشعل و منزل مونث
ہین ازانجملہ ہے الفاظ ہموزن محراب و مضراب
و معراج ہی مونث ہین ازانجملہ ہی کدہ جنکے آخر علت
ہو وہ سب مذکر ہین ازانجملہ ہی جن مصادر
کے آخر مین ہائے ہموز ہے وہ اکثر مذکر ہین مثلاً اندیشہ

واندازه و عمامه و فاقه و جلوه و سجا اور ایسا ہی حال ہی
تذکره اور تجربه وغیره کا که یهه سب بهی مذکر ہین اور رضا و لقا
کے وزن کا بهی یہی حال ہے ازانجمله ہی جو مصادر
عشق و آتش اور بیان و حساب و سوال اور جلوس
اور غلو اور عرفان وغیره کے وزن پر ہین اکثر مذکر ہین
باستثنای بعض الفاظ اور جو مصادر رفا او صفا کی وزن پر ہین
اکثر مونث ہین اور ترقی او تسلی و دیگر الفاظ ہموزن اوسکی بهی
مونث ہین ازانجمله ہی کبهی کبهی اصلی لفظ کی بعد الف اور
واو زیاده کرتی ہین مثلاً او جهاو اور اگهاو وغیر ذلک اور
کبهی واو کی بعد ایک الف اور زیاده کرتی ہین مثلاً او جهاوا اور
اگهاوا وغیر ذلک ازانجمله ہی کبهی اصلی لفظ کی بعد الف و نون

لاتے ہین مثلاً لگان اور ملان اور ملبان اور چوڑان وغیرہ ذلک ازانجملہ ہی کہ کبھی اصلی لفظ کے بعد سین مہملہ زیادہ کرتے ہین مثلاً ٹھاٹس و کہاس وغیر ذلک ازانجملہ ہی کبھی تا ے قرشت اصلی لفظ کے بعد لاتے ہین مثلاً چاہت اور ٹھیرہت ازانجملہ ہی کبھی اصلی لفظ کے بعد یا بائین زیادہ کرتے ہین مثلاً بوڑھاپا اور لڑکپن وغیر ذلک اور یہہ قاعدہ عربی اور فارسی لفظونکے ساتھہ بھی مستعمل ہوتا ہے باب چند قواعد تذکیر و تانیث کے مخصوص الفاظ عربی ہین لکھے جاتے ہین یعنی روزمرہ اردو مین جب وہ الفاظ آتے ہین تو کیونکر اونکا استعمال ہونا چاہئے جانا چاہیے کہ ابواب اوزان ثلاثی کے مطابق جتنے مصادر ہین وہ سب بتذکیر مستعمل ہوتے ہین باب افعال مثلاً اکرام و احترام وغیرہ باستثناے اصلاح

وافراط وامداد وغیر ذلک و افتعال مثلاً اجتناب و ارتکاب

وغیرہ باستثنای احتیاج و احتیاط و اصطلاح و التجا و انتہا و ابتدا

و استفعال مثلاً استفسار و استکراہ وغیرہ باستثنای استعداد

و استمداد و انفعال مثلاً انقلاب انقسام وغیرہ و

افعلال مثلاً اغبرار و احمرار وغیرہ و تفعل مثلاً تقرب

و توسل وغیرہ باستثنای توقع و توجہ و تواضع و تفاعل

مثلاً تقابل و تقارب وغیرہ اور باب تفعیل و مفاعلت کے

وزن پر جو مصادر آتے ہیں وہ سب بتانیث مستعمل ہوتے ہیں

مثلاً تسلیم و تعظیم و تکریم و تقدیر و تدبیر و مشارکت و مفاجات و حمرا

وغیرہ اور جن الفاظ او مصادر عربی و فارسی ہندی کے

آخر میں تا ے مصدری آتی ہے وہ سب بھی بتانیث

ہوے جاتے ہین مثلاً رفعت وحشمت وشوکت وعظمت

وجلالت وغیر ذلک باستثنای خلعت وشربت وبخت

وتخت وتابوت وطشت وسکوت ورابت وسوت

وبہوت وتوت ودرخت ورخت واسوخت وگبت

وغیر ذلک کہ وہ مذکر ہین اختلاف چند الفاظ ایسے

ہین کہ جنکی تذکیر اور تانیث اہل دہلی اہل لکھنؤ کے

جھگڑے مین پڑی ہے ازانجملہ رستا اور سیلاور

جان اور آواز اور غل اور خلش اور تکرار اور بارود

اہل دہلی اور پنجاب کے لوگ اکثر ان سب کو بتذکیر استعمال کرتے

ہین اور اہل لکھنؤ مونث جانتے ہین اور بعض الفاظ ایسے

ہین کہ جنکی تذکیر اور تانیث کا خود اہل لکھنؤ مین جھگڑا

پڑا ہے اتبک طے نہین ہوا ازانجملہ ہی
لفظ بلبل کا کہ اس شعر مین جمع اوسکی بقاعدہ جمع الفاظ
مونث واقع ہی ن رشک ہے تیری وصف قد و مدح
رخ مین ہین رطب اللسان * بلبلین ہر شاخ گل پر قمریان
شمشاد پر * اور جناب خواجہ حیدر علی آتش مرحوم نی
اپنی کلام مین اس لفظ کو مذکر باندہا ہی آتش
بلبل ہوا پھڑک کے ٹک دیا دیکھا جو تنہا * خالی ہر اک
گرہ نظر آتی ہی دام کی اور ایسا ہی حال ہی لفظ فاتحہ
کا کہ اوسکو بھی مذکر اور مونث دونو طرح پر موزون
دیکھا ہی جیسا کہ اس مصرعہ سی مثال مذکر کی حاصل
ہوتی ہی مصرعہ تمنے سر مزار اگر فاتحہ پڑہا

مصرعہ وہاں فاتحہ دلوانی ہے ہفتاد دو تن
کے ٭ اور لفظ فغان اور قامت اور برف اور
نقاب و زنبیل بھی مشتبہ ہیں بعض شعرا نے مذکر اور
بعض نے مونث باندھا ہی اگرچہ کلیہ نہیں ہے مگر جن
الفاظ ہندی سہ حرفی و چہار حرفی کے آخر
کاف تازی ہوگا علی الاکثر مونث ہون گے
مثلاً سڑک و رنجک و چمک وغیر ذلک بلکہ بعض
الفاظ عربی و فارسی مین بھی ایسی ہی صورت
پائی جاتی ہے مثلاً شک و صحنک وغیرہ اور
اکثر اہل لکھنو مفرد الفاظ ہندی کے جمع بطور مذکر لکھتے
ہین مثلاً مجالس ہوئی اور عورات آئے

ازانجملہ ہے قاعدہ تصغیر کا ہندی الفاظ
مین یہہ ہے کہ لفظ مذکر ہندیکے آخر مین رای
ثقیلہ اور یای حطی کو اضافہ کرتے ہین مثلاً
پلنگ و پلنگڑی و لعل و لعلڑی ازانجملہ ہی
کہ بعض لفظکے آخر مین جب رای ثقیلہ لاتے
ہین تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً ہسوڑ
ازانجملہ ہے کہ کبھی الف بعد رای ثقیلہ کے
اور آخر مین زیادہ کرتے ہین مثلاً بھگوڑا ازانجملہ
ہے کہ کبھی یای تحتانی اور لام الف آخر لفظ مین
زیادہ کرتے ہین تب بھی معنی فاعل کے پیدا
ہوتے ہین مثلاً رسیلا و سجیلا ازانجملہ ہی

حال اکثر جانوروں کا کہ مادہ اور نر اونکا ممیز نہیں ہے
اگر مادہ بھی ہوں تو مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً بٹیر و تیتر و طوطی
و مینا و کوا و باز و سانپ و بچھو و گیدڑ و گینڈا اور ریچھ و شیر و
چیتا و مگر و کچھوا و سوس وغیر ذلک از انجملہ ہے
بعض جانور مادہ کے آخر نام میں یائے حطی والف زیادہ کرتے
ہیں مثلاً چوہا اور چوہیا و کتا و کتیا اور بعض مادے کے
لئے نون و یا آخر میں اضافہ کرتے ہیں مثلاً ہتنی اور
اونٹنی اور بعض نروں کے لئے الف اور واو آخر میں بڑھاتے
ہیں مثلاً بلاؤ اس مقام تک تو حال تذکیر و تانیث
کا بطور قواعد کلیہ اکثر لکھا گیا اب مفردات الفاظ عربی و
فارسی و ہندی جو تانیث اردو فصحا و شعراے اہل شہر

کی زبانون پر جاری ہین کچہہ اونمین سے بر عایت حروف تہجی
کے لکھے جاتے ہین حرف الف آب وتاب و
آبرو و آتش و آخور و آرزو و آستین و آگ و
آمد و آمد ورفت و آنچ و آنکہہ و آواز و آیت و ابتدا
و انتہا و اجل و اجوائن و اچکن و ادا و اسار
و اطلاع و اطلس و افیون و الخالق و اکثیر و انشاء
و انگوٹہی و انگلیٹ و انگیا و اوٹ و ادہل و
انگشتری حرف با بات و بادبان و بال گندم و
جو و بانک و باگ و بانگ و باہہ و باد و باہ و بدو
بدہیا و برف و برق و بساط و بسم اللہ و بلا و
بندوق و بنیاد و بوباس و بد دیانت و بوجہہ

و بوند و بہار و بہاگڑ و بھڑک و بہنک و بہوکہہ و
بہول چوک و بہیڑ و بیت و بہٹک **بای فارسی**
پازیب و پاکھر و پاکی طینت و پال و پخت و پیز و
پیشواز و پکار و پکھاوج و پلٹن و پلک و پوچھہ و
پہبن و پہکڑ و پہوٹ و پیاز و پیاس و پیت و
پیٹہہ و پیہہ و پیزار و پیشانی و پیش قبض و پیک
پان و پینس **حرف تا** تاب و تاک و تاکید و
تانت و تپ و تپش و تفنگ و تراز و و تراش و تبت
و ترہ تیز ک و تپ دق و تربیت و تکرار و تگلؔ
و تگ و دو و تلوار و تمنا و توپ و تہاپ و تہاہ و
تہنیت **حرف تای ہندی** ٹگراؔ و ٹوم و ٹہلیا

و ڈھوکر و ڈھیس و ڈھیپ جہاجن و ڈھیپ آواز ✤

حرف جیم جامن و جاگیر و جان و جابیداد و

جبین و جدول و جبر و جست و جتر و جست و جو

و جُلبت و جہل و جِلا و جِلد و جمنا و جنس و

جوت و جوآر و جوارش و جھاڑ و و جھالر و جھانجھہ

و جھپک و جھیل و جھنک و جھلک و جھول و

جیب حرف جیم فارسی چادر و چال

و چاہ و چانے و چپت و چپکن و چتون و چرٹ

و چوڑیل و چق و چلم و چلمن و چمک و

چوپڑ و چوٹ و چونچ و چوک و چوکھٹ و

چھاچھہ و چھالو و چھب و چھٹ و چھل و

چہوت و چہوٹ و چہیٹ و چہیر و چپیان
و چہنال حرف الحا حمایل و حیا و
حنا حرف الخا معجمہ خاتم و خاک و
خاکستر و خمیر و خرد و خزان و خطا و خلخال
و خلق و خندق و خیر حرف دال
داڑہہ و درز و دستار و دشک و دعا
و دکان و دم و دنیا و دوا و دواء المسک
و دوپہر و دون و دیپ و دہج و دہرم
و دلیر و دہوپ و ڈہول و دہول و دہوم
و دیو و دیر و دیوار حرف دال ہندی
ڈاب و ڈاٹ و ڈاک و ڈبیا و ڈاڑہی و

ڈگ بو ڈھک و ڈھیل حرف را مہملہ
راب و رات و راس و راکھ و رال و راہ و
رائے و رُچ و رسوت و رفتار و رقم و رکاب
و رونق و ریل پیل حرف زا معجمہ زبان
و زر زیری و زرہ و زکوۃ و زلف و زمین و
زنجبیل و زنجیر و زندگی و زیر بریان حرف
سین مہملہ ساگون و ساکھ و سالگرہ و
سُوئے و سیب و سبیل و سیر و سیج و سہرا و
سرسون و سرنگ و سطر و سکت و سطوت و
سمت و سمنگ و سنجاف و سنگت و سوجن و
سوجھ و سورت و سوسن و سوگند

وسونٹھہ وسونڈ وسوئف وسیدہہ و
سیف وسیم وسحر حرف شین معجمہ
شاخ وشب وشبنم وشراب وشرح
وشرط وشرم وشطرنج وشعاع و
شکر وشلک وشمشیر وشمع وشناخت و
شہرت وشیرینج وشیرمال حرف
صاد مہملہ صبا وصبح وصف وصفا و
صلح حرف ضاد معجمہ ضمخ وضیا حرف
طاء مہملہ طرف وطرز وطلب حرف
ظاء معجمہ ظہیر معنی دایہ حرف عین
مہملہ عطا وعقل وعید حرف غین

معجمہ غذا و غزل و غلیواز و غلیل و
غور حرف فا موحدہ فوج و فرد و
فکر و فہمید حرف قاف مثناۃ قبا و قبر و
قدغن و قطع و قسم و قسیم و قنات
و قندیل و قوم حرف کاف کان بمعنی
معدن و کپٹ و کتاب و کچنال و کربلا و
کڑ و کشمش و کفش و کمر و کمرک و کمک
و کوچ و کور و کوک و کوکہہ و کوئل و کہنیل
و کہجلی و کھڑاؤن و کہیر و کہیل و کیل
و کیچڑ و کیمیا حرف کاف فارسی
گات و گانٹہہ و گڑہیا و گرد و گردن و

گرہ و گزک و گفتگو و گفتار و گنہگار و گندہک و گوٹ و گود و گور و گوگرد و گولک و گہاٹ و گہاس و گہٹا و گنبد حرف لام لاکہہ و لاگ و لپک و لٹ و لڑ و لوٹ و لوح و لطر و لید و لیزم حرف میم مال جرخہ و مانگ و مبارک باد و مثل و محرم و مخمل و مدح و مدد و مرقد و مرگ و مشق و مسکہ و مشک و مصری و معجون و مقراض و ململ و منڈیر و مہندی و موج و موچہ و مہار و مہر و مہر و میخ و مہنال و مثل یعنی جرک و مینا و مینہ حرف نون ناف و ناک و ناو و نبات و نبض و نتہہ و نطر و نذر و نرگس و نقب و

نلسنک و نگاہ و نمش و نوبت و نوک و نہایت و نہر
و نیت و نیم و نیند **حرف واو** و با و و فا و و فصیح
و و لا **حرف ہا** ہانک و ہجو و ہڑ و ہلجان و ہلجل و
ہوس و ہوا و ہیکل **حرف یا** یاس و یال
و یخ و یاد اب کچہہ قاعدہ جمع بنانیکے لکھے
جاتے ہین کہ اکثر جمع الفاظ مذکر کی واو اور نون آخر
لفظ مین اضافہ کرنیسے بنتی ہے جیساکہ آدمیون اور
جانورون اور جمع الفاظ ہندی مونث کی یاے
تحتانی اور نون کے آخر لفظ مین اضافہ کرنیسے بنتی
ہے جیسے کہ تلوارین اور ڈالین اور کبھی الف اور
نون کے اضافہ کرنیسے بہی آخر لفظ کے جمع بنا

ہین جیسے کہ ٹوپیان اور روٹیان اور کبھی کبھی الفاظ
جمع کی خبر واحد بھی نکالتے ہین جیسا کہ اُس شعر مین شیک

گھر اوسکا حسینون سے ہے پرنور (نکلا) اکھاڑا	صحبت ہے نکالی تو طلسمات نکالے

اور چند الفاظ اور جملے ایسے بھی ہین کہ کل خواص و
عوام کے زبانون پر غلط جاری ہین کثرت شہرت اور
استعمال سے اب وہ مین جاری و مروج ہین اب اگر اونمین
دخل کیا جائے تو ہو نہین سکتا مثلاً بسم اللہ ہوئی اور
سلام علیک کے وغیر ذلک غور سے ان سب مین کوئی علامت
تانیث کی پائی نہین جاتی اگر تذکیر استعمال کیا جاے تو محل
تعجب ہو غلط العام فصیح مراد ایسی باتون سے ہے کہ اوسکے
خلاف ہو بعض شعرا نے منتہی الجموع کے فاعل کو بھی الفاظ

میں استعمال کیا ہی بگر یہہ کچھہ خوب نہیں بیت

فرق آیا خط کا تو میں خدا خیر کری	منہ نکلنی لگی بات تو میں خدا خیر کری

فصل سوم

جاننا چاہئے اگلی زمانہ میں اس فن کو تکملہ اور علوم کا جانتے تھے اس زمانہ میں لوگوں نی بہت سہل سمجھہ لیا ہے سو یہہ غلط فہمی ہے شاعر ہونیکو جو علم دانی لازم ہے سو وہ دشوار بہر حال اگر یہہ چند امور حاصل ہو تو اطلاق لفظ شاعر ہو سکتا ہے اول استعداد علوم عربیہ اگر زیادہ نہو تو استحضار صرف و نحو کا بہت ضروریات سے ہے دوسرے پڑہنا رسالہ عروض و قوافی و صنائع و بدائع وغیرہ کا کسی اوستاد سے تیسرے شاگرد ہونا کسی شاعر مسلم الثبوت و سند کا اور سالہا سال بانمو اجہہ

اوسکے اصلاح لینا چوتھی سیر دواوین اساتذہ اور
ہم صحبتی شعرا پانچوین شعر گوئی کو کسی موقع اور فصل پر منحصر
نکرکے ہمیشہ مشق بکثرت بڑہانا اور تازہ رکھنا شغل
موزونیت کا علاوہ بران قدرت رکھتا ہو کہ جملہ بحور
سالم و مزاحف مین بحفظ وزن شعر کہے اور یہہ نو قسمین جو
نظم کی ہین سب اقسام کی موزونیت کے قدرت حاصل ہو غزل و
قصیدہ و مخمس و مسدس و ترکیب بند و ترجیع بند
و رباعی و قطعہ و مثنوی اور جسکو یہہ امور حاصل نہون
اوسپر اطلاق شاعر یکا نہو گا اگرچہ خوش فکر بھی ہے
مگر اوسکو موزون الطبع کہینگے لطیفہ ایک سادہ لوح
شخص کسی شاعر کے پاس گیا اور درخواست کی کہ مجکو

شعر کہنا سکہائیے اونہون نے کہا کہ علم حاصل
کرو کتابین عروض و قوافی کی پڑہو اساتذہ کی دواوین
دیکہو فکر شعر کے لئے ایسے مقامات مین اکثر بیٹہا کرو
جہان سبزہ اور دریا وغیرہ ہو اگر طبع موزون رکہتے ہو
تو البتہ کچہہ اشعار بہم پہونچینگے وہ مرد سادہ لوح ایکدن
دریا کے کنارے جہان سبزہ بہی تہا صبح سے
شام تک بیٹہا رہا وقت مغرب اوستاد کے پاس آیا
اور کہا کہ کیا خوب تدبیر موزونیت طبع کی آپنے
بتائی کہ مین نے اوسپر عمل کیا اور موزونیت حاصل
ہوئی چنانچہ ایک مصرعہ موزون کر لایا ہون دوسرا
مصرعہ آپ لگا دیجئے اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ

آب و دریا سبز * اوستادنے اوسکو احمق

جانکر یہہ مصرعہ لگایا مصرعہ ابجد حطی ہوز * انتہی

پھر کیف چاہئے مبتدی کو کہ جسطرح پر شعر کہنا منظور ہوا وسکے

سب قوافی پہلے لکھے اونمین سے غور کرے

کہ کتنے قوافی خاص لائق گنجائش مضامین ہین اونہیکو

سہل زمینمین موزون کرے اول مصرعہ

ثانی لکھے بعد اوسکے مصرعہ لگاوی اور یہہ

بھی چاہئے کہ غزلہاے اساتذہ پر اکثر غزل کہے

کہ اوسپر سرسبز ہونا دشوار ہے اور اقسام اشعار

مین سے پہلے صرف ایک قسم غزل کی اختیار کرے

جب ہزارہا غزل مختلف الوزن و قوافی کہہ چکے

اور ملکہ اور استعداد کامل حاصل ہو تب اور
اقسام کی طرف رجوع کرے ابتداء قصیدہ
و مثنوی و رباعی وغیرہ نہ کہے اور یہہ چند اقوال
حاسدین شعرا کے جو ہیں مثلاً کچھہ لوگ یہہ کہتے
ہیں کہ شعر کہنا گناہ ہے اور شاعری منحوس ہے
اور لطف شاعری کا اتنے پر ختم ہوا اور یہہ
ایک امر لایعنی ہے ان اقوال پر عمل نہ کرے ایسی
ایسے اقوال واہیہ کے جواب میں ہماری کتاب
موسوم بہ شوکت نادری بہم پہونچا کر دیکھے ایک
قطعہ ہمارا جو مناسب مقام ہے وہ یہہ ہے لمولفہ

ہیں فقرا سے ہم پہ ختم شاعری کہتے ہیں لوگ گر	یہ غلط ہے غور و فکر اہل ہنر چاہئے

شاعری کیا ہی نبوّت جو کسی پہ ختم ہو • ہی وہی فیض سخن لیکن سخنور چاہیے

شاہنامہ اوبھی اہل کمال اس زمانے کے کہہ سکتے ہین مگر محمود سا
قدردان کوئی نہین شعر ہنوز آن ابر رحمت درفشان است
مے و میخانہ با مُہر و نشان است * ایک منشی شاؔد نے کسی تاریخ مین
دیکھا تھا کہ ایک بادشاہ نے جب ابتداءً تخت شاہی پر جلوس
کیا تو ایک منشی شاؔد نے دو فقرے صنعت سجع مین لکھ کر
پیش کیے کہ اوسمین سے سنہ جلوس بھی نکلتا تھا اوس
بادشاہ نے صلہ بے انتہا دیا فی زماننا ایک منشی نے
ایک تخت نشین حال کے جلوس کے دن ہزار فقرے
اوسی صنعت مین لکھکر گذرانے خدمت لی بگوشہ چشم
بھی نہ دیکھا گیا ایک شاعر نے قصیدہ ایک صاحب کے حضور

مین گذرانا قصیدہ بہت بلند تھا مگر اون صاحب نے اوسکو
پڑھ کر بدستخط خاص پیشانی قصیدہ پہ لکھا کہ در دفتر مجانین
داخل باشد کلام منظوم بالاتر و فصیح ہر سب اقسام
کلام سے ہے دلیل عظمت اور بزرگی کی ثابت ہی
اسلئے کہ آغاز کلام اللہ ایک مصرعہ موزون سے ہے یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اور بہت سے ایات و احادیث
موزون واقع ہوئے ہین اور کلام موزون بہت اصفیا
اور اولیا اور علما کے عالم مین بکثرت موجود ہین پس
چاہیے کہ صحت الفاظ اور صفائی بندش و خوبی محاورات
و لطف معنی مین ہنگام موزونیت کوشش بلیغ کیجاے اور اکثر
سر سری اتفاق نہو جملہ فصحا مخصوص شاعر کو ملحوظ رہے کہ کسی وقت

روزمرہ گفتگو مین بھی از راہ سہل انگاری غلطی کسی قسم کی زبان
پر نہ آئے ورنہ جب عادت غلط بولنے کی ہوتی ہی تو گاہ گاہ غلطی
بندش اشعار مین بھی ہو جاتی ہے اکثر الفاظ ہین کہ خواص اور
فصحا کی زبانون پر بھی جاری ہین ساکن الاوسط متحرک الاوسط
اور متحرک الاوسط ساکن الاوسط بولے جاتے ہین مثلاً شمع اور شمع اور ایسی ہی
مثال متحرک الاوسط سمجھنا چاہیے اور بجائے شمع تو متحرک الاوسط
کو ساکن الاوسط باندھے جاتے ہین جیسا کہ اس مصرعہ مین مصرعہ
کرین گلین شب تیغ رفقائے شمع و بین ہین ٭ ہر چند مروج ہو
مگر مستحسن الترک ہے اکثر ساکنان دیہات و قصبات بعض
شہر لکھنؤ بعض الفاظ کو جو کہ خلاف اردو ہین اپنی زبانون
پر لاتے ہین مثلاً ساکنان دیہات و قصبات مشرق

لکھنؤ کا بھی حال ہے بعض وہمین سے لکھتا ہوں تاکہ وہ لوگ
بہنگام موزونیت احتیاط کرین اور انجملہ ہی استعمال
ساکنان مغرب لکھنؤ یہہ لوگ اکثر چند الفاظ کو مذکر بولتے
ہین کہ درحقیقت مونث ہین اور چند الفاظ کو کہ درحقیقت
مذکر ہین مونث بولتے ہین مولف نے ایک مدت کی تجربہ
کرکے دریافت کیا ہے مثال مذکر مثلاً غول و آواز
و جان و سیر و خلش و تکرار وغیر ذلک اور مثال مونث
کی یہہ ہے آرام و بادام و باجا و میوہ و پائیچ و تیغ
و سال و بس و رواج و تنباکو و رشتہ قلم
و شعر و غواب و پوچا و بالا و سایہ وغیر ذلک
اور خبر ایک لفظ مونث کی مذکر اور مونث دو نو طرح

بگاڑ لیتے ہین جیسے کہ اب بر بنیا پڑہی گی اور دستاویز
لکھنا ہوگی اور جس جگہہ لینا پڑا اور دنیا پڑا بولنا چاہئے
وہان بجاے الف یاے حطی یعنی لینے پڑا اور دینے پڑا
بولتے ہین اور کس طرح اور کیونکر کے مقام پر لفظ
کیسے کا استعمال کرتے ہین مثلاً پانی برستا ہی
مین کیسے آؤن اور جہکائی کو لچانا اور سیلاب کو
اہلاؤ بجلی چمکنے کو کوندہا ہوتا ہے اور سانڑ ہو کو ہوا آئے
اور چہوٹی ہانڈی کو ہلیا اور کہنکہجو رنگو کا نشر اور
یون کو کیسی ہی کہونس دینے کو ٹوہم دنیا اور کہمس دینا
اور ڈوبا ہوا اور سمٹا ہوا کو وٹلا ہوا لٹوسلا ہوا اضافہ لام
بولتے ہین کیا کو گرا اور کی کو کرمی لوٹ لیتے ہین

اور چاہتے ہیں اور دوپہر سے مین جو ہاے ہوز ہے

اوسکو مکسور استعمال کرتے ہین اور باغ اور درخت
لگانے کو باغ اور درخت رکھنا اور خیمہ نصب ہونے کو
خیمہ لگایا جانا اور پگے گھاٹو نکو بر اثنت زبان پر لاتے
ہین اور الفاظ چار حرفی میں تیسرے حرف کو مکسور بولتے
ہین جیسے آفت اور ہاشم اور جعفر اور جتنے حرف عربی
کے بروزن مفعول کے مشدد ہون بجاے فتحہ کے کسرہ
زبان پر لاتے ہین مثلاً مکمل اور مرتب وغیر ذالک اسم مفعول
کو مکمل اور مرتب بطور اسم فاعل بالکسر اور الفاظ مفتوح
الاول کو مکسور الاول بولتے ہین مثلاً کیفیت کو کیفیت
اور مکسور الاول کو مفتوح الاول زبان پر لاتے ہین

مثلاً مین کو مَین اور الفاظ مضموم الاول کو مفتوح الاول
مثلاً مونڈھے کو مَونڈھا اور لفظ کو مضموم الاول کہ بضمہ
مجہول ہے اوسکو بضمہ معروف استعمال کرتے ہین چنانچہ
سودانے ہجو حکیم مین لفظ گو کہ بضمہ مجہول ہے کاف رفو کے
ساتھہ قافیہ کیا ہے اور رفو مضموم معروف ہے اور
داہنی بائین کو داہین بایین اور ساتھہ کو سنگ کو لیتے ہین
اور اگر کسی سے پوچھو کہ تمہارا کیا نام ہے تو اگر جواب مین
کہتے ہین کہ مجھے یار علی کہتے ہین اور حال آنکہ یہہ چاہئے
کہنا کہ مجھکو یار علی کہتے ہین سے کی جگہہ پر کو بولنا چاہئے
اور شعرون مین جس بازار مین جنس بکثرت
بکتی ہے مثلاً آگرہ مین لوہے کی منڈی اور جہان پالش

بکتے ہین مثلاً لکہنو مین بالس کی ہنڈی اور ہماری
بنارس مین کہ مسقط الراس مولف کا ہے جہان دال بکتی
ہے اوسکو دال کی ہنڈی کہتے ہین مگر بخلاف سب
شہرون کے فرخ آباد مین بعد نام بازار کی لفظ ہائی
کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً گہنڈہائی اور دلہائی اور
لفظ ہی کو جو ہندی مین تخصیص کے لئے آخر مین معرف ہے
مثلاً رام غلام ہی کو کہاتا تہا سو ہی کو درمیان مین
لاتے ہین یعنی رام ہی غلام کو کہا تہا اور چرکوا
اور چہی دو طایر معروف کو لوگ چڑی اور چڑیا بولتے
ہین اور گنگوے کو بندرا اور جہانا یعنی
کسی باغ یا مکان یا صحن یا تالاب مین جانب دو طرف

گھومنا اور لوٹالنا بجای پھیرنے کے اور گلگلا
کو پوڑا اور پھونجی کو پوپچی بولتے ہین از انجملہ
ہی ساکنان اضلاع مشرقی لکھنو یعنی اله آباد اور
بنارس سے پورب و نیز نواح مین جو دیہات اور قصبات
واقع ہین وہانکے لوگ چند الفاظ کو کہ مذکر ہین مونث بولتے ہین
مثلاً ہاتہی آئی اور لشکر گئی اور جمع مذکر کی باضافہ
یا اور نون کے لفظ آخر مین بناتے ہین مثلاً چاولین اور
سکاتین اور ہانکی گلوریکو بانکی کہیلی اور اکثر الفاظ
سہ حرفی مین الف آخر کو یای حطی کے ساتھ تبدیل
دیتے ہین مثلاً ہوا کو ہوی اور قبا کو قبی وغیر ذلک اور
ناریجین بجای لفظ وین کے ساکا لفظ آخر مین اضافہ کرتے ہین

مثلاً اکیسوین کو اکیسا اور بائیسوین کو بائیسا اور بول
چال دیہقانیان مشرق کی بہت سے ہے اسطرف اعتنا نکیا
گیا ازانجملہ دو ایک بطور نمونہ لکھی جاتی ہین مثلاً روزمرے یہہ لفظ
مخاطب معزز کے لیئے بجاے آپ کے اور ٹہو بجاے التعداد مثلاً
دو ٹہوا اور چار ٹہوا اور ہر لفظ مونث کی اکثر مذکر کسیکا ثر لیتے
ہین مثلاً دوا کیا اور روٹی کہایا اور ایسا ہی ہے کہ جمع کی جگہہ
مفرد کو لیتے ہین مثلاً چار بجا ہوگا بازار سے پان آیا ہوگا اور
پانی برسنے کا آثار ہی اور جاڑیکا ایام آتا ہے اور حالانکہ
ان مقامون پر یون مستعمل ہونا چاہیے چار بجے اور پان آئے اور پانی برسنے
کے آثار ہین اور جاڑے گئے ایام آئے چنانچہ مولوی دلنجا لصاحب مرشد آبادی
کے مرثیہ کی بیت سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے ٹیپ

تنہا جو اہل شام شقی نے پایا حسین کو	چاروں طرف سے تیر لگا پایا حسین کو

اس مقام پر تیر لگائے موزون کرنا اونکو چاہئے تھا ظاہر ہے یہہ امور فصحا کے لئے واجب الترک ہین اور یہہ لوگ گھیرے پہونچکو گھیرے پہرنا اور اجی کوہی تو تھے ہین

فصل چہارم

مختصر اور بیان قواعد و مصطلحات و مرکبات صرف اردو یہان تک مولف لکھہ چکا تھا اور ارادہ ختم کرنیکا تھا کہ بعض احباب باعث ہوئے واسطے لکھنے کچھہ قواعد صرف اردو کے عذر کیا گیا کہ اس بحث مین بعض کتابین مبسوط دیکھنے مین آئی ہین جو حضرات مزاج طول پسند رکھتے ہون وہ اون کتابون سے رجوع کر سکتے ہین رسالہ اس بحث مین تالیف نہین ہوا مگر یہہ بات مقبول طبایع نہوئی ناچار بحکم لایدرک کلہ لا یترک کلہ کچھہ مصطلحات

اور مرکبات علم صرف کے بکمال ایجاز کہ بنا اس رسالہ کی اختصار
پر رکھی گئی ہی لکھے جاتے ہین اور جو امور مخصوص ہندیمین آتے ہین اونہی
قدر پر اکتفا کیا گیا عربی اور فارسی قواعد سے کچھہ علاقہ نہین
ہی **اصطلاحات قواعد یہہ ہین** حرکات ثلثہ
پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہین **اور** متحرک وہ حرف ہے جسپر پیش
یا زبر یا زیر ہوا **اور** مضموم و مرفوع وہ حرف ہے جسپر پیش ہو **اور**
مفتوح و منصوب وہ حرف ہے جسپر زبر ہوا **اور** مجرور و مکسور وہ حرف ہے
جسپر زیر ہوا **اور** ساکن او رزدہ وہ حرف ہے جسپر جزم ہوا **اور** مشدد
وہ حرف ہے جسپر تشدید ہوا **اور** تنوین اسکو کہتے ہین کہ حرف آخر
لفظ پر حرکات ثلثہ دوبار لائی جاوین مگر درحقیقت نون ساکن
کو کہتے ہین **اور** غنہ سے مراد یہہ ہے کہ نون آخر الفاظ خوب ظاہر

ہنہو مخفف پڑہا جاتا ہے اور حرف علت تین ہین الف واو یا
کہ جسکا مجموعہ وای ہوتا ہے اور الف ممدودہ وہ کہ دوسرے الف کے
ساتہہ ملے اور مقصورہ برخلاف اوسکے اور موقوف وہ ہے کہ وہ اور
ماقبل اوسکا متحرک ہو معجمہ حروف منقوطا اور مہملہ غیر منقوط کو کہتے
ہین اور فوقانی وہ حرف ہین کہ جنکے اوپر نقطہ ہوا اور تحتانی
وہ حرف ہین کہ جنکے نیچے نقطہ ہوا اور موحدہ ایک نقطہ والے اور
مثناۃ دو نقطہ والے اور مثلثہ تین نقطہ والے کو کہتے ہین اور معروف
وہ ہین کہ جنکے واو کا ضمہ خوب ظاہر پڑہا جاے اور مجہول برعکس اسکے
اور ایسا ہی حال ہے کسرہ یاے معروف و مجہول کا اور محذوف
حروف و وشدہ کو کہتے ہین اور واو معدولہ وہ ہے کہ لکہنے
مین آوے و پڑہا نہ جاوے اور ہاے مخفی کو واسطے اظہار حرکت کے

آخر لفظ مین لکھتے ہین اور حروف متشابہ وہ ہین جو ایک صورت
کے ہون اور مخفف وہ حرف ہے جو کسی نقطے سے کم کیا جاوے لفظ اور
کو صیغہ سمجھنا چاہئے اور مشتق کلمہ مستخرجہ کو کہتے ہین اور قسمین اوسکی
سات ہین اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل و
اسم آلہ و اسم ظرف و اسم حالیہ اور مخاطب وہ شخص ہے جسسے خطاب
کیا جاوے اور مرادف وہ دو لفظ ہین کہ ایک معنی کے ہون او
نکرہ وہ ہے کہ شخص غیر معین پر اطلاق اوسکا ہو اور معرفہ وہ ہے کہ کہنا
اوسکا ایک شخص معین پر درست ہو اور مقدر وہ ہے کہ عبارت مین نہو
اور معنی اوسکے لیے جاوین اور اشباع ادا کرنا حروف علت کا
اور ترخیم دور کرنا حرف ہے کا کلمہ کے آخر سے جاننا چاہئے
کہ کلمہ ایک لفظ ہے اور تین قسم کے اسم و حرف و فعل اسم وہ ہے

کہ جسکے معنی مین زمانہ نہ پایا جاوے اور حرف وہ ہی کہ بغیر اور کلمہ ملائے نہ نکلین
اوسکے معنی حاصل نہوین اور فعل وہ ہے کہ جسکے معنی مین زمانہ پایا جاوے اور زمانے
تین ہین ماضی و حال و استقبال اور اقسام ماضی کے چھہ ہین ماضی قریب ماضی بعید ماضی
مطلق ماضی استمراری ماضی شکیہ ماضی تمنی اور یہہ سب مصدر سے مشتق ہوتے ہین
اور علامت مصدر کی جیسے کہ فارسی مین دن اور تن ہے ایسی ہی
ہندی مین نا ہے الا بعض اور مصدر کی دو قسمین ہین ایک معروف جسکا فاعل
معلوم ہو دوسرے مجہول جسکا فاعل معلوم نہو اور مضارع بنتا ہے حال و
استقبال سے اور علامت مضارع کی عربی مین جیسے اتین ہی
اوسی طرح ہندی مین آتا ہے اور آویگا اور علامت ماضی کی ہندی مین
الف آخر لفظ کا ہے جیسا کہ عربی مین لفظ ماضی مین لام کلمہ یعنی حرف
آخر لفظ مفتوح بنتا ہے اور جیسا کہ عربی مین چودہ صیغہ مقرر ہین اوسی طرح ہندی مین

فقط دس صیغہ ہوتے ہین دو مذکر غایب دو مونث غایب دو مذکر حاضر دو
مونث حاضر اور دو متکلم مع الغیر مثبت او منفی کے چار صیغہ جو کم ہین اوسکی وجہ
ظاہر ہی کہ ہندی مین درمیان تثنیہ اور جمع کے کچھ فرق نہین اور امر و نہی
مضارع سے بنتے ہین حاضر سے حاضر غایب سے غایب مجہول سے مجہول معروف
سے معروف اور علامت امر کے ہندی مین اکثر ساکن ہونا حرف آخر کا ہی اور
علامت نہی کی اضافہ کرنا نون اول لفظ مین اور جسطرح ماضی مین
کئی قسمین ہین اوسیطرح امر و نہی مین بھی کئی قسمین ہین اور مصدر فعل
کے لئے فاعل کا ہونا ضرور ہے پس علامت فاعل کی ہندی مین ور اور نے اور والا
ہی اور الفاظ ہندی مین اگر آخر کو یای حطی اور الف بڑہایا جاے تو بھی علامات
فاعل سے مثلاً گویا اور ترکیب اسم فاعل کی جو فارسی لفظونکی
ساقطہ مستعمل اردو مین بھی ہین کہ کسی اسم جامد پر صیغہ امر کا یا کوئی علامت

فاعل کی اضافہ کیجاے تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً
دستگیر و پرہیزگار و آہن گر و خردمند و شہرور و خشمگین و دردناک و
مہربان و آب دار و نشان بردار و سرپوش وغیر ذلک **اور** علامت
مفعول کی ہندی مین لفظ گیا اور کو اور ہوا ہے اور قسمین مفعول کی کئی
ہین مفعول فیہ مفعول لہٗ مفعول معہٗ مفعول مطلق او یہ ہر عمر مین مضارع سے
بنتا ہی **اور** اسم تفضیل اور اسم آلہ ہندی مین نہین ہوتا مگر اسم ظرف
البتہ ہوتا ہی اور قسمین اوسکی دو ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اور ہندی مین علامت
اوسکی لفظ مین ہے لیکن جھرنا اور رمنا اگرچہ مصدر ہین لیکن معنی مکان کے
اونسے حاصل ہوتے ہین یعنی جھرنا جگہہ جاری ہونے پانیکے اور رمنا جگہہ رہنے
جانوران شکاری کی اور فارسی الفاظ مستعملہ اردو مین جو علامتین
ظرف مکانکی ہین وہ یہہ ہین خانہ و دان و گاہ و ستان

زار و سال و سالہ اور مبتدا اوسکو کہتے ہین جس سے جملہ کا آغاز

ہو اور خبر اوسکو کہتے ہین کہ جس سے جملہ کا مطلب واضح ہو اور

مضاف اوسکو کہتے ہین جو کہ اضافت کیا گیا ہو کسی شے کیطرف اور

جس شے کیطرف اضافت کیا گیا ہو اوسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور

بدل اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی شے سے بدلا ہو اور جس چیز کے ساتھ

بدلا گیا ہو اوسکو مبدل منہ کہتے ہین اور جاننا چاہیے

کہ الفاظ سہ حرفی ہندیہ مین اگر آخر حرف الف یا ہاے ہوز ہو تو اونکو

جمع بنانے کے لئے یا اور کسی ضرورت کے واسطے یای حطی کے ساتھ

بدلنا جائز نہین مثلاً داتا کو داتے اور لالا کو لالے نہین کہہ سکتے اور ایسا ہی

الفاظ سہ حرفی فارسی اور عربی کے لئے قاعدہ سمجھنا چاہئے مثلاً سرا

کو سرے اور قبا کو قبے بولنا جائز نہین اور صفت کہتے ہین

ہین تعریف کرینگے اور موصوف وہ جسکی صفت کی گئی ہو اور
مشبہ وہ ہے جوکہ تشبیہ دیا گیا ہو اور مشبہ بہ وہ ہے جسی تشبیہ دی گئی ہو
اور علامت اوسکی ہندی مین لفظ سا کا ہی اور معطوف وہ ہے جو کہ عطف
کیا گیا ہو اور معطوف علیہ وہ ہے کہ جسپر عطف کیا گیا ہو کہ وہ ہندی مین
لفظ اور کا ہے اور موصول وہ ہے کہ بغیر صلہ کے ملے اوسکا مطلب حاصل
نہو اور ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہو واسطے غایب اور حاضر اور متکلم کی
اور قسمین اوسکے دو ہین متصل اور منفصل اور افعال ناقصہ وہ ہین کہ جنکا فاعل
اور مفعول نہین ہوتا بلکہ اسم و خبر کو چاہتے ہین اور ترکیب سے مراد ہے
ملانا دو کلمون کا باہم اور مرکب وہ دو کلمہ ہین کہ آپسمین ملے ہون اور
قسمین جملہ کے دو ہین خبریہ اور انشائیہ خبریہ کی یہہ قسمین ہین جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ
جملہ شرطیہ جملہ قسمیہ جملہ معترضہ اور انشائیہ ہین امر و نہی و استفہام و ندا

وغیرہ ہین اور اضافت کی دو قسمین ہین لفظی و معنوی اور علامت
اوسکی ہندی مین کا اور کے ہی اور موزون وہ ہے جو کہ وزن کیا گیا ہو
کسی چیز کے ساتھہ اور موزون بہ وہ ہے کہ جسکے ساتھہ وزن کیا جاے
اور نسبت اوسکو کہتے ہین کہ منسوب ہو کسی شے کیطرف جیسے
کہ عربی مین مدنی اور فارسی مین فاختی اور ہندی مین حلبی اور بنی
اوسکو کہتے ہین کہ حرکت اور سکون اوسکو سبب عامل کے نہو جیسے
انا اور نحن اور ندا پکارنے کو کہتے ہین اور منادی وہ جو پکارا جاوے
ہندی مین اوسکے لئے کتنے لفظ مقرر ہین مثلاً ای و ارے و ابے
و او و اجی اور مستثنی اوسکو کہتے ہین جو کسی شے سے جدا کیا
جاوے اور جسمین سے جدا کرتے ہین اوسکو مستثنی منہ کہتے ہین اور وہ لفظ
سوا اور مگر کا ہی اردو مین اوسکے لئے کوئی لفظ جداگانہ مقرر نہین

اور علامت شرط وجزا کی اردو مین لفظ جو اور تو ہے اور
علامت تردید کی اردو مین لفظ چاہو اور نہین تو ہے اور
علامت تصغیر کی اردو مین لانا ایک الف کا آخر لفظ مین ہے مثلاً گہوڑے
اور گہوڑیا اور علامت ایجاب کی اردو مین لفظ ہان اور جی کا ہے اور
اسم دو طرح پر ہے منصرف اور جامد منصرف وہ جو کہ گردانین جاوین اور بدلے جاوین اور جامد
وہ جنکی تصریف نہو سکے اور لازمی اوسکو کہتے ہین کہ صرف فاعل ہی کو
چاہے اور متعدی وہ جو کہ مفعول کو چاہے اور متعدی کی تین قسمین ہین
متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول و متعدی بسہ مفعول اور
اسمائے اشارات اور استفہام اردو مین یہہ ہین یہہ و وہ و کون
و کوئی و اس و جس و کس

فصل پنجم

مختصر مصطلحات و مرکبات عروض و قوافی مین عروض بالفتح

اون نام اوس علم کا ہی کہ جسے اوزان شعر دریافت ہوتے
ہین اور شعر لغت مین جاننے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین کلام موزون
مقفا کو کہتے ہین اساتذہ قدیم نی پندرہ بحور قرار دی ہین اور انہین بحرون
چار یا پانچ اوزان اور بھی نکالے ہین اب نام ان بحرون کے اس قطعہ
سے حاصل ہوتے ہین **قطعہ** رجز خفیف و رمل منسرح و مجتث
بسیط و وافر و کامل ہزج طویل و مدید ٭ مشاکل و متقارب
سریع و مقتضب است ٭ مضارع و متدارک قریب نیز جدید ٭
اور متاخرین نے گیارہ اوزان اور بھی انہین بحرون سے استخراج کیے ہین اونکے
نام یہہ ہین عریض و عمیق و صریم و کبیر و ندیل و قلیب
و حمید و صغیر و اصم و سلیم و حمیم از انجملہ طویل
و مدید و بسیط و وافر و کامل ان بحرون مین اہل فارس نے کم تر

شعر کہتے ہین اور ہر بحر مین چند الفاظ موضوع کئے ہین کہ اونکو ارکان
افاعیل کہتے ہین اور وہ دس ہین دو اونمین سے خماسی فعولن و
فاعلن مرکب ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے اور آٹھہ اونمین سے سباعی
مفاعیلن اور مفاعلتن ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغری سے مرکب ہین
اور مستفعلن اور فاع لاتن اور مفعولات بضم تا مرکب ہین دو سبب خفیف
اور ایک وتد مفروق سے اور سبب اصطلاح عروض مین کلمہ دو حرفی
کو کہتے ہین اگر حرف دوم متحرک ہو وہ سبب ثقیل ہوگا اور وتد
کلمہ سہ حرفی کو کہتے ہین اگر حرف آخر ساکن ہو تو وتد مجموع اور
اگر درمیانکا ساکن ہو تو وتد مفروق کہتے ہین اور فاصلہ کہ بمعنی
ستون ہے اوسکی دو قسم کی ہی صغری اور کبری فاصلہ صغری کلمۂ چہار
حرفی کو کہتے ہین کہ تین حرف اول اوسکے متحرک ہون اور فاصلہ

کبری کلمۂ نحجر فی کو کہتے ہین کہ چار حرف اول اوسکے متحرک ہون

جاننا چاہئے کہ ہر ایک بحر تکرار ارکان سے قرار پاتی ہے

ازانجملہ یہہ سات بحرین ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین ہزج

و رجز و کامل و وافر و متقارب و متدارک اور یہہ نو بحرین

دو رکنونکی تکرار سے حاصل ہوتے ہین طویل و مدید و بسیط و

سریع و مجتث و منسرح و مضارع و مقتضب و بحر طویل

چار فعولن و مفاعیلن سے اور مدید چار فاعلاتن فاعلن سے

اور بسیط چار مستفعلن و فاعلن سے اور وافر آٹھہ مفاعلتن سے

اور کامل آٹھہ متفاعلن سے اور ہزج آٹھہ مفاعیلن سے

اور رجز آٹھہ مستفعلن سے اور رمل آٹھہ فاعلاتن سے اور سریع مستفعلن

مستفعلن و مفعولات سے دو مرتبہ اور منسرح مستفعلن مفعولات سے

چار مرتبہ اور خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلات سی دو مرتبہ اور مضارع

مفاعیل فاعلاتن سے چار مرتبہ اور مقتضب مفعولات مستفعلن سے چار مرتبہ

اور مجتث مستفعلن فاعلاتن سے چار مرتبہ اور متقارب آٹھہ فعولن سے

اور متدارک آٹھہ فاعلن سے اور قریب مفاعیلن فاعلاتن سے دو مرتبہ اور

جدید فاعلاتن مستفعلن سے دو بار اور مشاکل فاعلاتن مفاعیلن

مفاعیلن سے دو بار اور جو شعر آٹھہ رکن سے تمام ہوا اوسکو مثمن اور جو

چھہ رکن سے تمام ہوا اوسکو مسدس اور جو چار رکن سے تمام ہوا اوسکو

مربع اور جسکے ارکانمین تغیر نہوا اوسکو سالم اور جسمین تغیر واقع ہو

اوسکو مزاحف کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ اول کو صدر

اور رکن آخر کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ دوم کو

ابتدا اور رکن آخر کو ضرب و عجز کہتے ہین اور جو رکن درمیان ارکان

کے واقع ہو اوسکو حشو کہتے ہین اب جاننا چاہیئے
کہ نظم کے لئے تقطیع ضروریات سے ہی اور تقطیع سے اصطلاحاً مراد
یہہ ہے کہ اجزاے بیت اجزاے ارکان کے موافق ہون متحرک برابر
متحرک کے ساکن برابر ساکن کے آئے اختلاف حرکات جائز نہین
اور تقطیع مین حروف ملفوظہ معتبر ہین نہ مکتوبہ چنانچہ الف ممدودہ اور کسرہ
اشباع کو اور حرف مشدد کو بجاے حرف ثانی کے شمار کرتے ہین
اور اگر دو حرف ساکن کسی لفظ مین ہون تو ایک کو ساقط کر دیتے ہین
اور واو عطف اور ہاے گریہ اور خفی کو بجاے حرف بولتے ہین اور کبھی ساقط
کر دیتے ہین اور ایسا ہی حال ہے تاے مصدریت کا یہانتک بیان سالم کا
باختصار لکھا گیا اب حال زحافات اور علل کا مختصر لکھا جاتا ہے
زحاف اصطلاحاً نام تغیرات چند کا ہی کہ ارکان مین واقع ہین

سے واقع ہوتے ہیں یا بہ نقصان یا بہ افزایش یا کبھی متحرک کے ساکن کرنے میں
اور تعریف زحافات کی یہ ہی **اضمار** بالکسر ساکن کرنا ہے تا متفاعلن
کا **خبن** بالفتح ساقط کرنا دوسرے حرف کا رکن فاعلن اور فاعلاتن
اور مستفعلن متفصل اور مفعولات متصل سے **وقص** بالفتح ساقط کرنا حرف
دوم متحرک کا رکن متفاعلن سے **طی** بالفتح اسقاط چوتھے حرف ساکن کا
دو سبب خفیف سے کہ اول رکن میں واقع ہوں اور یہ زحاف بحر بسیط
و منسرح و رجز و سریع و مقتضب میں آتا ہے اور رکن مستفعلن
میں ہیں آتا **عصب** بالفتح اول و سکون ثانی ساکن کرنا ہے
لام مفاعلتن کا **قبض** ساقط کرنا ہے لام متحرک کا مفاعیلن و فعولن سے
اور یہ زحاف بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع میں آتا ہے
عقل بالفتح ساقط کرنا ہے لام متحرک کا مفاعلتن اور مفاعلتن سے

اور یہہ زحاف فقط بحر وافر مین آتا ہے **کف** بالفتح ساقط کرنا حرف
ساتوین ساکن کا فاعلاتن اور فاعلات سے اور یہہ زحاف بحر طویل اور
مدید و ہزج و رمل و خفیف و مجتث و مضارع مین واقع ہوتا ہے یہہ
زحاف جو سب لکھے گئے مفرد ہین **اب زحاف مرکبہ**
لکھے جاتے ہین **خبل** بالفتح اول و سکون بای موحدہ اجتماع خبن و طے
کو کہتے ہین یعنی مستفعلن سے فا اور سین کو اور مفعولات سے واو اور
کو دور کرتا ہے **خزل بفتح خا** معجمہ اجتماع اضمار اور طے
کا ہے کہ متفاعلن سے مفتعلن باقی رہتا ہے اور یہہ بحر کامل مین آتا ہے
شکل بالفتح خبن اور کف کا اجتماع ہے کہ فاعلاتن سے
فعلات اور مستفعلن سے متفعل بضم لام باقی رہتا ہے اور یہہ بحر خفیف
اور مدید اور رمل اور مقتضب اور مجتث مین آتا ہے **نقص** اجتماع عصب

اور لف کا ہی کہ مفاعلتن سے مفاعیلن باقی رہتا ہی اور خاص بحر
وافر مین آتا ہی **تشعیث** یہہ حذف کرنا ہی ایک متحرک کو دو حرف
متحرک سے کہ وتد مجموع مین ہو یعنی فاعلاتن سے فالاتن باقی رہتا ہی
اور بحر خفیف و رمل و مدید و مجتث مین آتا ہی **معاقبہ** اصطلاح
مین اوسکو کہتے ہین کہ دو سبب خفیف جو شعر مین مجتمع ہون اونکو زحاف سے
سلامت رکھے اور وہ صرف دو رکن ہین ایک مستفعلن اور مفاعیلن
اور یہہ زحاف بحر مدید و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل
و کامل و مجتث مین آتا ہی **مراقبہ** اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ دو سبب
جو مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن مین آتے ہین اونکو حذف نہ کری
اور یہہ زحاف بحر مشاکل و قریب و جدید و سریع و منسرح مین آتا ہی
مکانفہ اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو بحر سریع و منسرح مین

دو سبب خفیف ہون اونکو سلامت رکھے **تشعیث** اصطلاح مین اوسکو
کہتے ہین کہ جو سبب خفیف عروض و ضرب مصرعہ مین واقع ہو اوسپر ایک
الف زیادہ کرے چنانچہ فعولن سے فعولان اور فاعلاتن سے فاعلاتان
اور یہہ زحاف بحر ہزج و رمل و مضارع و متقارب و مدید و طویل
و مجتث مین آتا ہی **ترفیل** اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ جو وتد مجموع
ضرب مصرعہ مین واقع ہو اوسپر سبب خفیف کو زیادہ کرے جیسا کہ متفاعلن
کو متفاعلاتن کرے اور یہہ زحاف بحر کامل اور رجز مین آتا ہی **خرم**
اور یہہ زحاف فقط اشعار عربی مین آتا ہے **حذف** اوسکو
کہتے ہین کہ ساقط کرے سبب خفیف کو آخر رکن سے پس فعولن سے فعو
اور فاعلاتن مین فاعلا اور مفاعیلن مین مفاعی باقی رہتا ہی اور یہہ زحاف
بحر رمل و متقارب و مجتث و مدید و ہزج و خفیف مین آتا ہے **قطف**

اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری سبب خفیف کو آخر رکن سے
جیساکہ مفاعلتن سے مفاعل اور یہہ خصوصیت رکہتا ہے بحر وافر سے
قصر اوسکو کہتے ہین جو ساقط کری حرف ساکن کو سبب خفیف سے آخر رکن
جیساکہ فاعلاتن سے فاعلات بسکون تا اور فعولن سے فعول بوقف
لام قطع اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری ایک حرف آخر کو آخر وتد
مجموع سے اور ماقبل اوسکے ساکن کرے جیساکہ مستفعلن سے مستفعل اور
متفاعلن سے متفاعل اور یہہ خاص ہے بحر رجز و کامل و رمل
و متدارک و بسیط و مدید و سریع و خفیف و مجتث و مقتضب مین آتا ہے
حذذ بفتح حای حطی و دو دال معجمہ اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط
کرے وتد مجموع کو آخر رکن سے جیساکہ مستفعلن سے مستف
و متفاعلن سے متفا اور یہہ فقط بحر کامل و رجز اور متدارک مین آتا ہے

صلم اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کرے وتد مفروق کو آخر رکن سے جیسا کہ مفعولات سے مفعو اور یہہ بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتا ہے **وقف** اوسکو کہتے ہین کہ ساکن کرے تا مفعولات کی تاء ہفتم کو اور یہہ تین بحرو نمین آتا ہے سریع و منسرح و مقتضب **کسف** اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف ہفتم کو جیسا کہ مفعولات سے مفعولا اور یہہ بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتا ہے **بتر** اوسکو کہتے ہین جو کہ مجتمع کرے ثلم و حذف کو رکن مفعولن مین اور مجتمع کرے قطع و حذف کو فاعلاتن مین اور مجتمع کرے خرم و جب کو مفاعیلن مین اور یہہ بحر تقارب و منسرح و رمل و مضارع و مجتث و خفیف مین آتا ہے **خرم** اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف اول کو رکن سے وتد مجموع کے جیسا کہ مفاعیلن سے فاعیلن

ہزج و مضارع مین آتا ہی **ثلم** اوسکو کہتے ہین کہ ساقط
کرے حرف اول کو رکن فعولن سے جیسا کہ فعولن سے عولن
ثرم اوسکو کہتی ہین جو کہ جمع کرے خرم و قبض کو رکن فعولن مین
پس عول باقی رہتا ہی اور یہہ بحر طویل و متقارب مین آتا ہی
شتر بفتحتین اوسکو کہتی ہین جو کہ جمع کری خرم و قبض کو
رکن مفاعیلن مین اور ساقط کرے حرف اول و پنجم کو پس
فاعلن رہتا ہے **خرب** اوسکو کہتی ہین جو کہ مجتمع کری خرم و کف
کو رکن مفاعیلن مین اور ساقط کرے حرف اول و ہفتم کو
پس فاعیل بضم لام باقی رہتا ہی اور یہہ بحر ہزج و مضارع مین
آتا ہی **عضب** اوسکو کہتی ہین جو کہ رکن مفاعلتن سے حرف اول
کو ساقط کرے اور فاعلتن باقی رہے اور یہہ خاص بحر وافر مین

آتا ہی **قصم** بفتحتین مجتمع کرتا ہی خرم و عصب کو رکن مفاعلتن مین
یعنی حرف اول کو اسقاط کرکے حرف پنجم کو ساکن کرتا ہی پس
فاعلتن بسکون لام باقی رہتا ہی **جمم** بفتحتین بہہ مجتمع کرتا ہے
خرم و عقل کو رکن مفاعلتن مین یعنی حرف اول و پنجم کو ساقط کرتا ہے
پس فاعلن باقی رہتا ہے **عقص** بفتح عین و سکون قاف بہہ
مجتمع کرتا ہی خرم و نقص کو یعنی رکن مفاعلتن سے حرف اول و ہفتم
کو ساقط کرکے حرف پانچوین کو ساقط کرتا ہی پس مفعول
باقی رہتا ہی اور خاص بحر وافر مین آتا ہے **رفع** اور یہہ ساقط
کرتا ہی ایک سبب خفیف کو اوس جزو سے جسمین دو سبب خفیف ثقیل ہون جیسا کہ
مستفعلن سے فاعلن باقی رہتا ہی اور یہہ بحر منسرح اور رجز مین
آتا ہی **حب** اور یہہ رکن مفاعیلن سے دو سبب خفیف کو دور کرتا ہے

کہ مفاعیلن سے مفا باقی رہتا ہی **شتر** بالفتح اور یہہ جمع کرنا ہی حذف

و قصر کو رکن مفاعیلن مین پس مفاع باقی رہتا ہی **ذلل** بفتحتین اور یہہ

جمع کرتا ہی خرم و ہتم کو رکن مفاعیلن مین پس فاع باقی رہتا ہے اور یہہ

بحر ہزج و مضارع مین آتا ہی **خلع** بالفتح یہہ جمع کرتا ہی خبن و قطع کو

رکن مستفعلن مین کہ مفاعلن باقی رہتا ہی **جحف** بفتح جیم و سکون

حاے حطی اور یہہ عمل خبن کا رکن فاعلاتن مین کرتا ہی کہ فعلاتن باقی

رہتا ہے **ربع** بالفتح اور یہہ جمع کرتا ہی خبن و قطع کو رکن فاعلاتن

مین کہ علا باقی رہتا ہے اور رمل و مضارع مین آتا ہی **نحر** اور یہہ ساقط

کرتا ہی دو سبب اور رہتا مفعولات کا پہلا باقی رہتا ہی اور یہہ سریع و منشرح

و مقتضب مین آتا ہی **جدع** بدال مہملہ اور یہہ ساقط کرتا ہی دو سبب خفیف

کو اول رکن سے اور ساکن کرتا ہی مفعولات کو کہ لات باقی رہتا ہے **وقف** اور یہہ ہی

ہر نہ بحور مذکورہ مین آتا ہی اگرچہ ہر ایک بحر سالم و مزاحف کی تشریح
سریع الفہمی کیواسطے لکہنا اشعار امثلہ کا مناسب تہا مگر خوفاً للتطویل
والاطناب کہ بنا اس رسالہ کی اختصار پر رکہی گئی ہے اسلئے خدمت مین طالبان
کے التماس ہے کہ زیادہ تشریح و تفصیل کے لئے رجوع رسایل
مبسوطہ کیطرف فرماوین اور حال دوایر کا باختصار یہہ ہے کہ کل چہہ
دایرہ ہین ایک متولفہ دوسرا متفقہ تیسرا مختلفہ چوتہا مجتلبہ پانچوان منتزعہ
چہٹا مشتبہہ اول سے بحر وافر اور کامل متعلق ہین دوسرے سے متقارب اور
متدارک تیسرے سے بحر طویل و مدید و بسیط چوتہی سے بحر ہزج و رجز و رمل پانچوین سے
بحر مشاکل و سریع و جدید و قریب و خفیف چہٹی سے بحر مضارع و مقتضب و مجتث
و تشریح کو علاوہ ہی اور اوزان رباعی تہا انکا نہین اور رباعی کو
اختصاص بحر ہزج سے تہا ہی اور جو بیشتر فن اوزان نہ تہا ت حاصل ہوئی

ہی خرم و خرب و قبض و کف و ہتم و جب و اشتر و بتر

ذیل اب کچھ مختصر قواعد قوافی کی لکھے

جاتے ہیں جانا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے تکرار حروف معین سے الفاظ مختلفہ
میں کہ واقع ہوتے ہیں اواخر مصرعہ یا اواخر ابیات میں اور حروف قافیہ نو ہیں

قطعہ قافیہ در اصل یک حرف است ہشت از تبع ❊ چار پیش و چار پس این
مرکز اونہا دایرہ ❊ حرف تاسیس و دخیل وردف و قید آنگہ روی ❊ بعد از ان وصل و
خروج ست و مزید و نایرہ ❊ اور حد قافیہ کی حرف آخر بیت ہے یا اول
اوس ساکن کے کہ نزدیک اوسکے ہو اور وہ متحرک کہ ماقبل اوس ساکن کے ہو
بھی داخل حرف قافیہ ہے تاسیس و دخیل وردف و قید بھی داخل قافیہ ہین

روی وہ حرف ہے کہ تحقیق قافیہ کی ابتدا اوسکے ہی ہو اور **تاسیس**
الف ساکن کو کہتے ہیں جو کہ قبل روی کے آوے اور ایک متحرک درمیان

اوسکے اور ردی کے واسطہ ہووی اور اوس متحرک کو **دخیل** کہتے
ہین مثلاً یا در لفظ مائل و سائل اور تاسیس قافیہ مین ان قبیل لزوم
مالا یلزم ہے اگر التزام اوسکا نکرین تو مائل کو ساتھہ گل کے قافیہ
کر سکتے ہین **ردف** بالکسر مراد اوس الف ساکن سے ہے کہ جسکا ماقبل مفتوح
اور اوس واو ساکن سے کہ جسکا ماقبل مضموم اور اوس یاے ساکن سے جسکا ماقبل
مکسور ہو اور فاصلہ قبل ردی کے آوے مراد ہے مثلاً جان و جہان و خون
جیحون و شیر و شمشیر اور یہہ حرف معروف اور مجہول دونو طرح سے آتا ہے
معروف وہ ہے کہ ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا خوب ظاہر ہو مثلاً دود و نمود
و دید و چکید اور مجہول وہ ہے کہ یہہ حرف خوب ظاہر نہوون مثلاً رود و سرود
و بید و امید اور اجتماع ان دونون قسمون کا قافیہ مین جائز ہے مگر اختلاف
ردف قافیہ مین کسی طرح سے جائز نہین اور **قید**

وہ حرف ہی کہ ساکن غیر روف ہو اور فاصلہ قبل ردی کے آوے مثلاً
صبر و ابر و بخت و تخت و دُرد و بُرد و بزم و رزم و بند و پند و مہر و چہر
و ہست و پست و زشت و کشت وغیر ذالک اور اختلاف قید کا قافیہ
میں جائز ہی مثلاً بحر و شہر کو نصر و زرت قافیہ کر سکتے ہیں مگر رعایت قرب
مخرج کی بہتر ہی اور **حرف وصل** بعد روی کے آتا ہی جیسے کہ
ہائی مختفی نالہ اور سالہ میں اور **حرف خروج** وہ حرف ہی کہ بعد خروج کے
آوے جیسے کہ دیدش و شنیدش میں شین قرشت اور **نائرہ**
وہ حرف ہی کہ بعد مزید کے آوے جیسا کہ شین ہر دو بستمش و بسپردمش اور
جو کچھ کہ بعد اس حرف کے آوے وہ حکم ردیف میں ہی اختلاف ان
حرفوں کا قافیہ میں جائز ہیں فتحہ ما قبل تاسیس کو رس کہتے ہیں اور حرکت
حرف وصل کو اشباع کہتے ہیں اور وہ کبھی فتحہ اور کبھی ضمہ اور کبھی

کسرہ ہوتا ہی اور اختلاف ان حرفونکا جہان ردی ساکن ہو جایز نہین
اور حرکت ماقبل ردف کو **حذو** کہتے ہین اور وہ نام حرکات ثلثہ
کا ہی اور اختلاف حذو کا ساتھ ردف کے جایز نہین اور حرکت
ماقبل ردی کو **توجیہہ** کہتے ہین اختلاف اوسکا بھی جایز نہین
لیکن اگر بسبب ردی حرف وصل کا متحرک ہو تو اختلاف توجیہہ کا جایز
ہو سکتا ہی اور حرکت حرف ردی کو **مجری** کہتے ہین اور حرکات
خروج اور مزید کو **نفاذ** کہتے ہین اور نایرہ متحرک نہین آتا ہی مختصر
بیان عیوب قافیہ کا یہہ ہے اور وہ کئی طرح سے ہے **اول**
مقید کا ایک مصرعہ مین ساکن اور ایک مین متحرک لانا مثلاً غراب
اور رباب کو قافیہ کرنا اور ایسا ہی حال ہے حروف وصل کا
دوسرے اختلاف توجیہہ جیسے گرگ

اور دل کو قافیہ کرنا **تیسرے** اختلاف حرف ردف کا
یعنی داد اور دید اور دود کو قافیہ کرنا **چوتھی** اختلاف ردی کا
یعنی صباح اور سیاہ کو قافیہ کرنا خصوصاً جب قرب مخرج کے رعایت نہو
تو اور بھی قبیح تر ہی **پانچوین** ایطاھی اور وہ مراد ہے تکرار
قافیہ سے ایک معنی پر اور ایطا کی بھی دو قسمین ہین خفی و جلی
خفی وہ ہے کہ مثل آب و گلاب ہو اور مثال **جلی** کی یہہ ہے
مثلاً ہیا اور میا کو قافیہ کرنا اور تیرا اور میرا اور جیرا اور کیرا اور دردمند
اور حاجتمند و ستمگر و فسونگر و یاران و دوستان اسی قبیل سے ہیں
اور جمع ہونا انکا مطلع مین کسی طرح جایز نہین اور جب تک کچھہ اشارہ نکیا
جاے غزل یا قصیدہ مین تب تک تغیر قافیہ یا زیادتی یا نقصان حرف
جایز نہین اور **ردیف** اوس تکرار لفظ کو کہتی ہین کہ ایک کلمہ

مستقل یا بیشتر بعد قافیہ کے ابیات مین آوے اور حاجب
اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ اول و آخر اوسکے قافیہ ہو جو کلمہ درمیان دو
قافیون کے واقع ہووے وہ حاجب ہے

خاتمہ فی زمانا شعر
گوئی اور شعر فہمی ایسی آسان ہو گئی ہے کہ حضرات جو شعر کہتے ہین تو املای الفاظ
موزون شدہ صحیح نہین لکہہ سکتے مثلاً لفظ صاعقہ کو بشکل ساقہ لکہتے
ہین اور باین استعدادی دعوی شاعری رکہتے ہین اور شعر فہمی کا یہ حال ہے

لطیفہ ایک امیر ذی استعداد نے ایک بیاض اشعار چیدہ و منتخب اساتذہ
سے بہت خوب مرتب کی تہی اسطرح پر کہ مثلاً ایک شعر صایب کا لکہا
اوسکے بعد جو اور اشعار صایب کے بہم پہونچے اوسکے نیچے لکہوا اور اونپر
لفظ منہ یا ولہ یا ایضاً شاگردون سے لکہا اور جس شعر کی موزون کرنے
والے کا نام معلوم نہوا اوسپر شاگردون سے لا اعلم یا لا یدری لکہہ دیا

ایک مرد بزرگ وہ بیاض اپنے سیر کے لئے لیگئے جب واپس لائے
تو صاحب بیاض نے پوچھا کہ آپ کو کن کن شعرا کے اشعار پسند آئے
جواب دیا کہ سبحان اللہ ایک سے ایک بہتر ہی کسکو ترجیح دیجئے
مگر درحقیقت میاں لایعلم و میاں لایدری و میاں منہ و میاں لا
بڑے زبردست شاعر ہین اور نیز ایضاً تو ایسا کہتے ہین
کہ جواب اوسکا نہین ہوسکتا ہے جانا چاہئے
اردو مین ہائے ہوز اور تائے ہندی بعد الفاظ ہندی اضافہ کرنے سے
صورت مصدر کی پیدا ہوتی ہے مثلاً اوڈہٹ اور بلاہٹ
اور گاہ گاہ واو اور تائے ہندی کو آخر لفظ ہندی مین لانے سے ویسی صورت
پیدا ہوتی ہی مثلاً رکاوٹ اور کھچاوٹ اور الف اور
نون کے بالای لفظ ہندی کی لانے سے معنی نفی کے نکلتے ہین مثلاً

انجان یعنی نادانستہ اور انمول یعنی بے قیمت اور کبھی فقط حرف نون
کی اول لفظ مین لانیسے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے مثلاً نڈر نڈھال
اور ہر ایک رنگ کے لئے الفاظ جداگانہ اردو مین مقرر ہین
مثلاً سفید کے لئے چٹا سرخ کے لئے چہچہاتا سبز کے لئے لہلہاتا
زرد کے لئے ڈہڈہاتا سو اسکے خلاف موزون ہونا نہین چاہئے
اور ہر کی جگہہ گمتی بھی غلط ہی اور ایسے امور واجب الترک ہین
مثلاً اس مصرعہ مین مصرعہ کشور حسن ہے آباد تو گمتی کیا ہی اور
لفظ عادی کا یعنی خوگرفتہ زبان زد عام ہے مگر لغت مین معنی
اسکے دشمن و بیداد کنندہ کے آئے ہین اور جس چیز کی عادت
ہو جاوے اسکو بھی کہتے ہین یہہ جو عادت کنندہ اور خوگرفتہ کے
محل پر بولتے ہین غلط ہے معتاد کہنا چاہئے اور ایسا ہی ہے یہہ کہ اگر

حضرات بکسر رو کسر ر کو جو لیتے ہین یہہ بھی غلط ہی جاے کہ ایسی جگہہ بکزات
وزرات یا اور کوئی لفظ استعمال کرین اور ایزاد کا لفظ جو بمعنی
زیادہ اکثر مستعمل ہوتا ہے یہہ بھی از روے لغت غلط ہے زیاد و زیادہ وغیرہ
صحیح ہی اور الف لام کا الفاظ ہندی و فارسی پر لانا مثلاً خوب الله
و حسب الفرمودہ و فوق البھڑک وغیرہ او نزاد الوارثہ لکھنا محض غلط ہے
اور ایسی الفاظ سے بھی اجتناب لازم ہے مثلاً ملب و مرغن و مدمغ
وغیر ذالک اور روشنائی بجاے مداد بھی غلط ہے چاہئے کہ سیاہی
و مداد بجاے روشنائی مستعمل ہو اور لفظ تعنیا لی تہی غلط ہے بجاے
اوسکے متعین کہنا چاہئے اور لفظ آسامی کہ جمع اسم کی ہی بجاے مفرد
غلط ہی مثلاً ایسا کہنا نہین چاہئے کہ فلان شخص کو بیس روپیہ کی آسامی
ہوئی یا فلان آسامی روپیہ نہین دیتے اور ایسا ہی حال لفظ طما نیت کا

کہ اکثر لوگ نون آخر کو ترک کرکے ایک ہی نون کے ساتھہ اس لفظ کو بولتے
ہین اور معتوب اگرچہ از روی صیغہ صحیح ہو مگر استعمال اہل عرب مین نہین
ہی پس اس مقام پر معاتب اگر مستعمل ہو تو اولی ہے اور
حال لفظ آخرادہ مستعملہ مرثیہ گویان کا ہی کہ لغت مین نظر مولف سے نہین گذرا
اور جو لوگ کہ جو کی ساتھہ لفظ وُو کا قافیہ کرتے ہین یہہ ہی نہین جایئے
اسلیئے کہ وہ کے آخر مین ہا ہے ہوز ہی جو کا قافیہ کیونکر ہو سکتا ہی اور
ہیان اون کلمات کا فتح اول و ثانی ہی بعض شعرا نے خلاف حرکت
بسکون کے مستعمل کیا ہی اور ایسا ہی حال ہی تشدید غلو و لغو کا کہ اکثر
بتخفیف بہی موزون کرتے ہین بہت بعید ہی اور ہموار راہ یہہ ہی کہ خلاف
لغت الفاظ کا استعمال نہو اکری یا اوسقدر تصرف جتنا اہل زبان
کر چکے ہین کیا جاوے اور چند الفاظ بعہد دولت سلاطین ذی شان

غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودہ جاری ہوگئے بہت خوش معنی
ہین سب اونکو استعمال کیا ازانجملہ ہی بالائی بجای ملائی اظہار بجای ابرار
اوپیش انداز بجای زیر انداز و زنگترہ بجای سنگترہ وغیر ذالک اور طریقہ
اسمای تذکیر و تانیث کا یہہ خوب ہے کہ اسمای ذوی العقول مین ضمہ حرف
ماقبل واو آخر کا اگر معروف ہو تو غالباً باستثنای شیخ سدو وہ نام
ذکور ہی کا ہوگا مثلاً محمد و اگر ضمہ حرف ماقبل واو آخر کا مجہول ہو
تو غالباً وہ باستثنای جہاڑو نام اناث ہی کا ہوگا مثلاً سوا اور بنگالی
لوگون کی اور بعض ساکنان قصبات کے نام عجیب و غریب ہین مثلاً
اسمای ذکور جا کیا ہی امام باڑہ گل گلستان حسن غنچہ رستمان
حسین بعد بالدین حقیق الدین افتاب الدین شیخ بہیری ربیع
الاول علی محمد ہاڑی اور ایک فرد بزرگ کا نام تھا گل زباغ علی ہم

سجع اونکی نام کا نگینہ پر کھدا ہوا تھا غنچۂ شگفتہ گل زبانِ علی

از نسیم عنایتِ ازلی پر آسمانے اناث بانیہ پہڑی بی بی آسیہ

ادوا ین کہٹولی بی بی ہاجرہ اور خاص عورات کی استعمال کے الفاظ بہت سے

ہین مثلاً ہلال کو اوپر والا اور شکی وقت حکیم کو چیری والا کہنا اور

سانپ کو رسی اور ماموں اور چہپکلی کو بہتکاری اور ہیضہ کو

بہتکار ابولنا و نوج و نگوڑا و بلالون اور واری ودر گور

و چخی وو و بپار وغیرہ مگر اسطرف اعتنا نکیا گیا اور جو لوگ کہ سکنجبین

اور سنج اور سخص اور کسافت اور تناسی اور پور کمانسی مین شین معجمہ

لاتے ہین اور کاغذ اور کبوتر مین قاف قرشت کو دخل دیتے ہین

او فراغ مجاز اور زنجیر کو خنزیر کہتے ہین وہ خارج المبحث ہین اور

الفاظ محض زبان زد و تھانیان اضلاع شعر پر بہی کہ لوگ

شمار حشرات الارض مین ہین اعتنا نہین کیا گیا اور وہ بہت ہین
مثلاً یہہ فقرہ دو دی پوریں اوہین کو کلیو یعنی دو دو پوریان اور
ہرن کا قلیہ اور یہہ کلیہ ہی کہ یہہ لوگ رے فرشت جو درمیان
لفظ کی واقع ہو اوسکو تلفظ مین ظاہر نہین کرتے اور جو الف آخر
لفظ مین ہو اوسکو واو کے ساتھہ بدل دیتے ہین مثلاً ہرن کو ہین
اور مرچ کو مچ اور آیا کو آؤ اور گیا کو گو بولتے ہین اور بھانے کو سنانا
کہتے ہین اور ڈال دینیکو گیر دینا اور روشنی کو چاندنا کہتے ہین
اور بعض اشخاص دوہرے الفاظ بولتے ہین مثلاً روٹی ووٹی حقہ وقہ
اور اسکو ازدواج کلام کہتے ہین ظاہرا لایق ترک کرنیکے ہین مگر جہٹر جہاڑ
جھیر بھاڑ ورنگ ٹوک اور لین دین اور بہول چوک اور تاک جھانک ایسے
الفاظ کے استعمال کا مضایقہ نہین اور بہت سے اوبہی الفاظ ہین کہ

زبان زد عوام ہین بلکہ خواص بہی بول جاتے ہین بعض انمین سے
احتیاطا واجب الترک جانکر لکہی جاتی ہین اناب شناب الم غلم الکل بچو
اللی تلی امک دہمک السیہنہ بہر بہر یا بلا بہستر بلر بلی طرف بیر
بجای پانون بکر عید بجاے بقر عید بجا تلی نو سیی جمیرات بجاے پنجشنبہ
جگہہ جدر ہہو ہتہ موت دہین ہو کر ڈہنگ مار نا رفو چکر سنیت بنیت
سون بجاے قسم ستر بلا شر البور شبی رات غبیت فالتو بجاے الص گیر
للو تو تسم تستم ٹہبر ہو دہو ستیت ہماری کیان ہر ہرا گئے گر گرا گئی
ولی طرف آستر بامحروم سب لیلة القدر کی رات آب الحیات کا پانی ہتو قلیز
بجاے تناول بعض اشخاص اسطرح بول جاتے ہین کہ گہوڑا سر چود اڑگیا اور
ہجر سر چود جوتی ہین لگ گئی در ہوا سر چو دہت تیر او زیتد وہام سب سے زیادہ مقدور چلتے
ہر اول تو گالی کا مفہوم ہے غلط ہے دوسرے غیر ذوی العقول اور غیر ذوی الروح

اور غیر مجسم کے لئے محض مہمل ہیچ ہے بقول صائب بیت دہن یارش
بدشنام مہیا الاصحاب است * که زر غلت بجر کسی وہی باز دہد * عادت اس امر قبیح
کی لائق ترک کرنیکے ہے ساکنان قصبات جوار لکھنؤ کے عجیب لب جہال ہیں چونکہ
وہ بکثرت ہیں اسلئے مختصر دو ایک کلمہ لکھا جاتا ہے مثلاً الفاظ اکثر ہندی مفتوح الاول
کو مکسور الاول بولتے ہیں یعنی سَرا کو سِرا اور ٹپو کو ٹپوا اور کسی چیز کے گم ہونیکو جانا
اور اوسطرح کے مقام پر ادہر ادہر وغیر ذلک اور خاص ساکنان لکھنؤ اکثر الفاظ
مثلاً حضیا بمعنی جانبداری وحیرا بمعنی مشابہت بولتے ہیں اصلیت ان لفظوں کی کچھ
معلوم نہیں ہوتی چراغ تلے اندہیرا اسی کو کہتے ہیں اور ایسی بندش الفاظ
سے کہ جن میں ایسے کا پہلو ہو احتراز لازم ہے مثلاً یہ شعر شعر یہ آرزو ہے کہ گو چہ میں
گمر ذکو کوئی نکل انکی رہگذر ہے یار * اگرچہ مصرعہ اول کے آخر میں لفظ گردن واقع ہوا ہے
قبا خالی نہیں الضیا گجہ ایسی بیخودی ہو تو غش سا آگیا * وہ شوخ ظالم

کرہم جو آگے چلا گیا۔ منشاے احتیاط یہہ ہے کہ ایسے جنہ مصادر اور انکے مشتقات
سے وقت تکلم و موزونی بہت احتیاط کیجائے مثلاً بگڑنا جھڑنا لگنا چلنا مارنا دابنا و نیز
ایسی الفاظ مثلاً مالی و ماہی وغیرہ اور جہانتک ممکن ہو نبندش میں لغات غیر مانوس
صرف نہ ہون تب تک ہندی لفظ فصیح جم سکے تب تک عربی و فارسی کا موزون کرنا کچھہ
لطف نہین ہے اور ایک طرز اختیار کرنے چاہیے عاشقانہ یا عارفانہ یا تمثالی یا استعارہ
یا جو کچھہ ہوا وسی راہ پر چلنا خوب ہوتا ہے کبھی کوئی طور اور کبھی کوئی طور اختیار کرنا
طبیعت کو خراب کرتا ہے اور یہہ دو حرف جیسے بڑے ہین یہہ تو فن مین ایک لوگ جو اعلی سے
دوسرے ہین ہنوز کہ یہہ اکثر وقت موزونی دہوکھا دیکر فن سے خارج ہو کر شاعر کو
ذلیل کرتے ہین بڑے بڑے اساتذہ نے دہوکھا کھایا ہے چنانچہ ظہوری ترشیزی سے
اس حرف نے دغا کی ہے ظہوری برای ساقیا آب یاقوت رادہ کہ ساز هر علاج

[illegible]

ان دونوں سے احتیاط کرنی چاہیئے جا باجا ئے کہ زیادہ ایک
قرن سے عرصہ گذرا ہوگا کہ خاکسار جس شہر مین ہمیشہ بزم شعر خوانی
مرتب ہوتی رہی کہین ایک مہینے کے بعد کہین پندرہ دن کے بعد بلکہ قصبات اکثر
قیام مین بھی یہہ مشغلہ ترک نہوا ضلع فرخ آباد مین قریب چودہ برس کے گذری
ہین تو یہہ مشغلہ بمقام کمپ فتحگڈہ بخوبی جاری رہا غدر سے پہلے کئی برس مشاعرہ ہوتا رہا
اور بعد غدر کے بھی سلسلہ تو ان دس برس سے کہ برابر ہر مہینے کی نوچندی اتوار کو بزم شعر خوانی
غریب خانہ مین آراستہ ہوتی ہی اکثر حضرات شعرا اور کیہو کی جو اس فن سے علاقہ
رکھتے ہین و نیز اکثر سامعین رونق افزا شریک ہوتے ہین ظہر سے مغرب تک غزلخوانی ہوتی ہے
عجب لطف ہوتا ہے قابل دیکھنے اور سننے کی اکثر حضرات دہلی اور لکھنؤ جو شریک
ہوئے تو محظوظ ہو کر مداح لطف صحبت کے ہوئی امید ہے کہ حق تعالی بانجام وانگی
اور ہمیشہ یہہ طریقہ جاری رہے نام و ان حضرات کے جو آخر سنہ ۱۲۸۰ ہجری تک شریک صحبت ہوئے

ہین یادگار اور اشتہار کے لئے اس کتاب کے آخر مین لکھنا مناسب معلوم ہوا

فہرست اسما اون شعرا کی جو شریک مشاعرہ ہفتہ تھے ہین

جو حضرات کہ مولف مثنوی سحر سخن کے ہمعصر ہیں	دیگر حضرات عالی درجات کہ اکثر اونمین تلامذہ منشی اسمعیل حسین صاحب منیر کے ہین

سید قادر بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ قادر تخلص	سید محمد حسین صاحب نائب محافظ دفتر شائق تخلص	نواب واجد علیخان صاحب رضوان تخلص	مولوی سید ولی حیدر صاحب حیدر تخلص
سید دیدار علی صاحب دیدار تخلص	سید کرار حسین صاحب کرار تخلص	منشی سید فرزند حیدر صاحب صفدر تخلص	سید ابرار حیدر صاحب شباب تخلص
سید مشرف علی صاحب مشرف تخلص	سید مراد علی صاحب اظہر تخلص	سید ابن حسین صاحب غضنفر تخلص	لالہ بہادر رام صاحب جوہر تخلص
		حافظ بہادر علی صاحب متین تخلص	غلام محمد خان صاحب خبیر تخلص
سید غلام حسین صاحب شوق تخلص	سید مولوی امیر علی صاحب امیر تخلص	پنڈت سورج پرشاد صاحب خورشید تخلص	شیخ طاہر علی صاحب طاہر تخلص
طالب علیخان صاحب طالب تخلص	شیخ عبدالصمد صاحب غوث تخلص	حکیم محمد حسین صاحب حکیم تخلص	شیخ قادر بخش صاحب قاضی تخلص

شیخ سخاوت حسین صاحب سخاوت تخلص	منشی تفضل حسین صاحب تحصیلدار شاد تخلص	منشی کنہیا لعل صاحب سررشتہ دار کلکٹری ضبط تخلص	منشی بخشا و سنگہ صاحب سررشتہ دار فوجداری فائز تخلص
شیخ لیاقت حسین صاحب لیاقت تخلص	شیخ امام علی صاحب عنایت تخلص	سید امام علی صاحب شرف تخلص	محمود علیخانصاحب نامہ نگار شفق تخلص
شیخ حمید اللہ صاحب حامد تخلص	میاں طالب حسین صاحب ذاکر تخلص	منشی دیبی پرشاد صاحب تسلیم تخلص	ثناء اللہ خانصاحب ثنا تخلص
میاں فدا حسین صاحب فدا تخلص	وزیر خانصاحب وزیر تخلص	لالہ اجودھیا پرشاد صاحب نشاط تخلص	لالہ نند لال صاحب حقیر تخلص
فتح علیخانصاحب فتح تخلص	شیخ فرزند حسین صاحب حسن تخلص	امداد علیخانصاحب سروش تخلص	شیخ خدا بخش صاحب محزون تخلص
منشی جوالا پرشاد صاحب انسپکٹر عیش تخلص	منشی جمعیت رائے صاحب نائب سررشتہ دار عاصی تخلص	سید حمید الدین صاحب حمید تخلص	لالہ لکہمی پرشاد صاحب تخلص مضطر
پنڈت سری کرشن صاحب منصف ضیا تخلص	پنڈت اشمبر دیال صاحب زار تخلص	لالہ کنور پرشاد صاحب سعید تخلص	غلام علی شاہ صاحب عشق تخلص
لالہ رام سرن لال [illegible] تخلص	لالہ انگنو رائے صاحب [illegible] تخلص	لالہ گنگا بشن [illegible] صاحب [illegible]	لالہ سورج پرشاد [illegible] تخلص

لالہ گنبھیر دیال صاحب مفتون تخلص	لالہ نیک رام صاحب سرور تخلص	میر محمد علی صاحب تخلص	سید اعزاز علی صاحب خطیر تخلص
مصطفی خان صاحب لایق تخلص	سید نذیر علی صاحب عاجز تخلص		

اور بھی معدودے چند صاحبان طبع موزون اچھے اس شہر مین ہین مگر چونکہ
وہ کمتر فکر سخن کرتے ہین اور بطور شاذ شریک مشاعرہ ہوتے ہین اسلئے ذکر
انکا ان مختصر اوراق مین نہین لکہا گیا اور بعض ایسے ہین کہ جنہون نے یہہ مشغلہ
ترک کیا وہ بھی مرفوع القلم ہین الحمد للہ کہ یہہ رسالہ ختم ہوا لیکن چونکہ یہہ
بحر ناپیدا کنار ہے اگر کچھہ اصول اور قواعد اور کلیہ لکہنے سے رہ گئے
ہون تو عجب نہین ہے سبب اوسکا ایک تو مولف کی بی استعدادی اور
دوسرے جلدی شایقین کی بس امید ہی کہ ناظرین باتمکین معاف اور
معذور رکہین العفو عند کرام الناس مامول

Acc. No. 114815
Date 5.7.71

چند قطعات تاریخ کہ جو چند شعراے نسبت اختتام و انطباع اس کتاب مستطاب کے موزون کیے

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر … صاحب …

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر … صاحب متخلص به …	تالیف جو کی ہے جبکہ رسالہ
محمد … / جو پوچھی کسی نے اسکی تاریخ	… چھپی کتاب نادر ۱۲۸۰ ہجری
قطعہ تاریخ از نتیجۂ طبع … متخلص به …	وا داد … طبع کتاب چھپ
نادر خوش فکر یار … زبان / خامہ … ل	طبع شد … جہان ۱۲۸۰ ہجری
قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر … متخلص به …	تصنیف نادر … زبان
… / گفتم … تاریخ	… ضبط قواعد نادر ۱۲۸۰ ہجری
قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر … تخلص …	مجموعہ … قواعد اردو
… / تا … سال طبع و تصنیف	… یہ رسالہ ۱۲۸۰ ہجری

تمت

١٣٤٢
١٢٨٠
٦٢

ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN